| نمبر ۴۰ | ۱۶ فروری ۱۹۴۶ء | ۱۳ ربیع الاول ۱۳۶۵ھ | ۱۶ ماہ تبلیغ ۱۳۲۵ ہش | جلد ۳۴ |
|---|---|---|---|---|


# مصلح موعود کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وہ عظیم الشان پیشگوئی جسکا اعلان آپ نے ہوشیارپور میں فرمایا

بشیر اول کے متعلق اللہ تعالیٰ نے جو الہامات نازل فرمائے۔ ان کے بعد بشیر ثانی یعنی سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق اللہ تعالیٰ کا یہ پُر جلال کلام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر نازل ہوا۔

"اس کے ساتھ فضل ہے جو اس کے آنے کے ساتھ آئیگا۔ وہ صاحب شکوہ اور عظمت اور دولت ہوگا۔ وہ دنیا میں آئیگا۔ اور اپنے مسیحی نفس اور روح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کریگا۔ وہ کلمۃ اللہ ہے۔ کیونکہ خدا کی رحمت وغیوری نے اسے کلمۂ تمجید سے بھیجا ہے۔ وہ سخت ذہین و فہیم ہوگا اور دل کا حلیم اور علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائیگا۔ اور وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا۔ دوشنبہ ہے مبارک دوشنبہ فرزند دلبند گرامی ارجمند مظھر الاول والآخر۔ مظھر الحق والعلاء کأن اللہ نزل من السماء جس کا نزول بہت مبارک اور جلال الٰہی کے ظہور کا موجب ہوگا۔ نور آتا ہے نور۔ جس کو خدا نے اپنی رضامندی کے عطر سے ممسوح کیا۔ ہم اس میں اپنی روح ڈالیں گے۔ اور خدا کا سایہ اس کے سر پر ہوگا۔ وہ جلد جلد بڑھے گا۔ اور اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا۔ اور زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا۔ اور قومیں اس سے برکت پائیں گی۔ تب اپنے نفسی نقطہ آسمان کی طرف اٹھایا جائیگا۔ وکان امراً مقضیاً۔"

(اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء)

## مدینۃ المسیح

قادیان ۱۵ ماہ تبلیغ۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ۱۰ بجے شب کی ڈاکٹری اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ۔ آج خطبہ جمعہ حضور ایدہ اللہ نے پڑھا۔ اور نہایت ہی لطیف خطبہ ارشاد فرمایا۔

حضرت اُم المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے فالحمد للہ

مکرم حافظ محمد عبد السمیع صاحب مبلغ امروہوی پہلو میں چوٹ لگنے کی وجہ سے تکلیف میں ہیں۔ احباب دعائے صحت کریں۔

خاندان حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں بفضلہ تعالیٰ خیر و عافیت ہے۔



ایڈیٹر: غلام نبی

بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور دفتر الفضل قادیان سے شائع کیا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

# الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۱۳ ربیع الاول ۱۳۶۵ھ مطابق ۱۶ ماہ تبلیغ ۱۳۲۵ھش

## مصلح موعود کا مبارک زمانہ ــــ اور ــــ جماعت احمدیہ کی ذمہ داری

(از ایڈیٹر)

یہ خدا تعالٰے کا خاص فضل ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو شناخت کرنے کی توفیق پانے کے بعد ہمیں اس عظیم الشان انسان کا مبارک زمانہ بھی ملا۔ جس کی خوشخبری اور بشارت خدا تعالٰے نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دنیا کی اصلاح کے لئے کھڑا کرنے سے بھی قبل دی تھی اور جس کے متعلق فرمایا تھا:۔

"اس کے ساتھ فضل ہے۔ جو اس کے آنے کے ساتھ آئیگا۔ وہ صاحب شکوہ اور عظمت اور دولت ہوگا۔ وہ دنیا میں آئے گا۔ اور اپنے مسیحی نفس اور روح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کرے گا۔ وہ کلمۃ اللہ ہے۔ کیونکہ خدا کی رحمت وغیوری نے اسے کلمۂ تمجید سے بھیجا ہے۔ وہ سخت ذہین وفہیم ہوگا۔ اور دل کا حلیم اور علوم ظاہری وباطنی سے پر کیا جائے گا" (اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء)

یہ بیان فرمودہ علامات اتنی واضح اور اس قدر نمایاں ہیں۔ کہ ان کو پیش نظر رکھ کر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالٰے کے کارناموں پر نظر کی جائے تو ایک اور ایک دو کی طرح ثابت ہو جاتا ہے۔ کہ حضور ہی اس پیشگوئی کے حقیقی مصداق ہیں۔ پھر جبکہ آپ خدا تعالٰی کو شاہد رکھ کر اور اس کی قسم کھا کر یہاں تک اعلان فرما چکے ہیں کہ

"میں اسی واحد وقہار خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں۔ جس کی جھوٹی قسم کھانا لعنتیوں کا کام ہے۔ اور جس پر افتراء کرنے والا اس کے عذاب سے کبھی بچ نہیں سکتا کہ خدا تعالٰے نے مجھے یہ خبر دی ہے۔ کہ میں ہی مصلح موعود کی پیشگوئی کا مصداق ہوں۔ اور میں ہی وہ مصلح موعود ہوں۔ جس کے ذریعہ اسلام دنیا کے کناروں تک پہنچے گا۔ اور توحید دنیا میں قائم ہوگی"۔ (الفضل ۱۵ مارچ ۱۹۴۴ء)

تو آپ کے مصلح موعود ہونے میں کوئی شک باقی نہیں رہ جاتا۔ کیونکہ خدا تعالٰی کا خوف اور اسکی خشیت رکھنے والا ایک انسان اس قسم کی جھوٹی قسم کھانے پر قطعاً آمادہ نہیں ہو سکتا۔ اس وثوق اور یقین کے ساتھ اپنا دعوٰی وہی انسان پیش کر سکتا ہے۔ جسے خدا تعالٰے کی طرف سے اس بارہ میں پورا پورا علم دیا گیا ہو۔

پس ہر وہ انسان جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خدا تعالٰے کا فرستادہ اور اپنے تمام دعاوی میں راستباز یقین کرتا ہے۔ اسے خوشی اور مسرت کے ساتھ اچھلنا چاہئے کہ خدا تعالٰے نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کا ایک عظیم الشان نشان ظاہر کیا۔ جس سے خدا تعالٰے کے زندہ اور قادر مطلق ہونے کا بہت بڑا ثبوت ملتا ہے۔ اس کے بعد اس بات کی قطعاً گنجائش باقی نہیں رہتی کہ کوئی شخص حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو صادق اور راستباز تسلیم کرتا ہوا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالٰے کے جھنڈے کے نیچے آنے میں ایک لمحہ کے لئے بھی پس وپیش کرے۔ کیونکہ اسلام کا غلبہ اور اسلام کی فتح آپ کی ذات سے وابستہ ہونے کا خدا تعالٰے نے بہت بڑا نشان ظاہر کر دیا ہے۔

اس کے ساتھ ہی جماعت احمدیہ کو جسے خدا تعالٰے نے مصلح موعود کو شناخت کرنے کی توفیق بخشی ہے۔ غور کرنا چاہئے۔ کہ اس پر کتنی بڑی ذمہ داری عاید ہو گئی ہے۔ بے شک مصلح موعود کا زمانہ پانا اور مصلح موعود کو قبول کرنے کا فخر حاصل کرنا بہت بڑا انعام ہے۔ لیکن بڑے انعام کے ساتھ ذمہ داریاں بھی بڑی ہوتی ہیں۔ اور ان کو پورا نہ کرنا یا مکمل طور پر ادا نہ کرنا اس انعام کی برکات سے انسان کو محروم کر دیتا ہے۔

احباب کرام کو معلوم ہے کہ مصلح موعود کی ایک بہت بڑی علامت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ بیان فرمائی ہے کہ

"وہ جلد جلد بڑھے گا۔ اور اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا۔ اور زمین کے کناروں تک شہرت پائیگا اور قومیں اس سے برکت پائینگی"۔ (اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء)

پھر خدا تعالٰے نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالٰے کو مصلح موعود ہونے کے متعلق جو رویاء دکھایا اس میں یہ ذکر ہے کہ:۔

"میں رویاء میں صرف یہی نہیں کہ تیزی سے چلتا ہوں۔ بلکہ دوڑتا ہوں۔ میرے ساتھ کچھ اور لوگ بھی ہیں۔ وہ بھی میرے ساتھ ہی دوڑتے ہیں۔ اور جب میں نے دوڑنا شروع کیا تو رؤیا میں مجھے یوں معلوم ہوا جیسے میں انسانی مقدرت سے زیادہ تیزی کے ساتھ دوڑ رہا ہوں۔ اور کوئی ایسی زبردست طاقت مجھے تیزی سے لے جا رہی ہے۔ کہ میلوں میل ایک آن میں طے کرتا جا رہا ہوں۔ اس وقت میرے ساتھیوں کو بھی دوڑنے کی ایسی ہی طاقت دیگئی۔ مگر پھر بھی وہ مجھ سے بہت پیچھے رہ جاتے ہیں"۔

اس دوڑنے کے سلسلہ میں حضور نے فرمایا۔

"اور یوں معلوم ہوتا ہے۔ کہ زمین میرے پیروں کے نیچے سمٹی چلی جا رہی ہے"۔ (الفضل یکم فروری ۱۹۴۴ء)

یہ جلد جلد بڑھنے۔ اسیروں کی رستگاری کا موجب بننے۔ زمین کے کناروں تک شہرت پانے اور قوموں کے برکت حاصل کرنے کا کام شروع ہو چکا ہے۔ جس سرعت کے ساتھ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالٰے اکناف عالم میں اپنے خدام کو تبلیغ اسلام کے لئے بھیج رہے ہیں اس کے متعلق کچھ کہنے کی ضرورت نہیں۔ مگر یہ کہنے کی ضرورت ہے۔ کہ جماعت کو بھی اپنے اندر ایسی ہی سرعت اور تیزی پیدا کرنی چاہئے جس کی ضرورت حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالٰے بنصرہ العزیز ظاہر فرما رہے ہیں۔ تا وہ برکات اور وہ کامیابیاں حاصل ہوں۔ جن کی بشارت خدا تعالٰے مصلح موعود کی پیشگوئی کے سلسلہ میں دے چکا ہے۔ خدا تعالٰے ہمیں اس کی توفیق دے۔ آمین

---

## بیرونی ممالک میں مدرسین کی ضرورت

"بیرونی ممالک میں ٹرینڈ استادوں کی ضرورت ہے۔ جو B.T ہوں یا S.A.V۔ واقف زندگی ہونا شرط نہیں۔ جو احباب جانے کے خواہش مند ہوں۔ وہ فوراً اپنے ناموں سے اور کوائف سے ہمیں اطلاع دیں۔ تنخواہیں معقول ہیں۔ تبلیغ کے مواقع بھی نکل آئیں گے۔ دوستوں کو اپنے خرچ پر جانا ہوگا۔ ہاں ان کے لئے ہر قسم کی دیگر امداد بذریعہ دفتر تحریک جدید مہیا کی جائیگی۔

(انچارج تحریک جدید)

## تبلیغ کے متعلق ضروری تجاویز جلد ارسال کریں

جن احباب جماعت کے ذہن میں ایسی تجاویز ہوں۔ جو تبلیغ احمدیت کے لئے مفید اور مؤثر ہو سکتی ہیں۔ اور جن کو عمل میں لانے سے احمدیت کی اشاعت میں نمایاں کامیابی ہو سکتی ہے۔ وہ براہ مہربانی جلد سے جلد مفصل طور پر تحریر کر کے ارسال فرمائیں۔ تاکہ ان میں سے جنہیں مجلس مشاورت میں پیش کرنے کی ضرورت سمجھی جائے۔ انہیں پیش کیا جا سکے۔

(ناظر دعوت وتبلیغ)



ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق مینیجر الفضل کو مخاطب کیا جائے۔ نہ کہ ایڈیٹر کو

# خدا تعالیٰ کے سمیع اور متکلم ہونے کا ثبوت

از حضرت پیر منظور محمد صاحب موجد قاعدہ یسرنا القرآن

جب انسان کی زبان اور ہونٹوں اور گلے کی بناوٹ کو دیکھا جائے۔ تو صاف ثابت ہوتا ہے۔ کہ انسان کا بنانے والا قوتِ تکلم کی حقیقت اور طریقۂ تکلم سے خوب واقف ہے۔ اور وہ خود بھی کلام کر سکتا ہے۔ تبھی تو اُس نے انسان کو قوتِ گویائی عطا فرمائی۔ ورنہ اگر وہ بولنے کی حقیقت سے ناواقف ہوتا اور اُسے علم ہی نہ ہوتا کہ بولنا کیا چیز ہے۔ تو وہ انسان کو آلہائے نطق اور قوتِ گویائی کس طرح دے سکتا؟ اسی طرح اگر انسان کا خالق سننے والا نہ ہوتا اور اُسے قوتِ سمع اور حِس سمع کی حقیقت کا علم نہ ہوتا یعنی اُسے معلوم نہ ہوتا کہ سننا کیا چیز ہے۔ اور آواز کس طرح سنائی دیتی ہے۔ تو وہ انسان کے کان کس طرح بناتا۔ اور انسان کو سننے کی قوت کس طرح دیتا۔ پس ثابت ہوا کہ خدا تعالیٰ سمیع بھی ہے۔ اور متکلم بھی ہے۔

## انسان اور خدا کے کلام میں مابہ الامتیاز

اب سوال ہوتا ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کے کلام میں اور انسان کے کلام میں مابہ الامتیاز ہونا چاہیئے۔ جس سے ثابت ہو کہ یہ تو خدا تعالیٰ کا کلام ہے۔ اور یہ انسان کا کلام ہے۔ اس سوال کا جواب یہ ہے۔ کہ آئندہ کی خبر دینا انسان کی طاقت سے باہر ہے۔ کیونکہ انسان کا علم محدود اور ناقص ہے۔ لیکن اگر کوئی شخص ایسا کلام پیش کرے جس میں آئندہ کی ایسی خبر ہو جس کا پورا کرنا انسان کی طاقت سے باہر ہو۔ اور پھر وہ خبر اُسی طرح پوری ہو جائے تو یقین کرنا پڑے گا۔ کہ یہ کلام اُس شخص کا اپنا نہیں۔ بلکہ ایک ایسی ہستی کا ہے۔ جو انسان کے علم سے زیادہ علم رکھتی ہے۔ اور انسان کی قدرت سے زیادہ قدرت رکھتی ہے۔ مثلاً ایک نبی نے قبل از وقت یہ خبر دی کہ "یہ پہاڑ چھ ماہ کے اندر پھٹ جائے گا"۔ پھر اگر وہ پہاڑ چھ ماہ کے اندر پھٹ جائے تو یقین کرنا ہوگا۔ کہ یہ کلام اس نبی کا اپنا نہیں بلکہ ایک ایسی ہستی کا ہے۔ جو علم میں کامل اور قدرت میں کامل ہے اور اس تمام جہان کا خالق ہے اسلئے اسے اس پہاڑ کے اندرونی حالات کی پوری خبر ہے اور اسے معلوم تھا کہ اس پہاڑ کے نیچے ایک ایسا آتشگیر مادہ ہے جو فلاں وقت مشتعل ہو کر اُس پہاڑ کو پھاڑ دے گا اور ایسا یقین اس لئے کرنا پڑے گا کہ نبی انسان ہے۔ اور انسان کو اتنی طاقت نہیں کہ پہاڑ کو پھاڑ سکے اور اتنا علم نہیں کہ آئندہ کی صحیح صحیح خبر دے سکے اور اس کے صحیح ہونے کا دعوٰی بھی کر سکے۔

اگر کوئی کہے کہ پیشگوئی تو نجومی اور رمّال بھی کرتے ہیں۔ تو واضح ہو کہ اول تو وہ اس بات کا دعوٰی نہیں کرتے کہ خدا تعالیٰ ہمارے ساتھ کلام کرتا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ ہماری پیشگوئی صرف حساب اور قیاس اور فال کی بنا پر ہے۔ ممکن ہے۔ کہ غلط نکلے۔ لیکن انبیاء بڑے زور سے دعوٰی کرتے ہیں کہ یہ خدا تعالیٰ کا کلام ہے۔ جو ہم پیش کرتے ہیں۔ اور یہ ضرور پورا ہوگا۔ اگر پورا نہ ہو تو ہم ہر ایک قسم کی سزا برداشت کرنے کے لئے تیار ہیں۔ لیکن نجومی سزا برداشت کرنے کے لئے تیار نہیں ہوتا۔ دوم یہ کہ نجومیوں کی پیشگوئیاں اکثر غلط نکلتی ہیں۔ لیکن نبی کی ایک پیشگوئی بھی غلط نہیں نکلتی۔ اسی لئے فرمایا وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ قِيلًا۔

## دعا بطور ثبوت ہستی باری تعالیٰ

خدا تعالیٰ کے متکلم ہونے کا ثبوت جو اوپر دیا گیا ہے۔ خدا تعالیٰ کی مرضی پر ہے کہ جب چاہے نبی سے کلام کرے اور اس کلام میں کوئی پیشگوئی بھی رکھدے۔ اور جب وہ پیشگوئی پوری ہو جائے۔ تو خدا تعالیٰ کا ہونا ثابت ہو جائے۔ لیکن اس ثبوت میں نبی کا کوئی اختیار نہیں۔ یہ خدا کی مرضی پر ہے۔ کہ جب چاہے اپنے ہونے کا ثبوت دے۔ مگر ایک صورت خدا تعالیٰ کے ہونے اور اس کے متکلم ہونے کا ثبوت حاصل کرنے کی ایسی بھی ہے۔ جو انسان کے اپنے اختیار میں ہے۔ اور وہ دعا ہے تفصیل اس اجمال کی یہ ہے۔ کہ خدا تعالیٰ نے انسان کو قرآن شریف میں بشارت دی ہے۔ کہ جب چاہو دعا کرو میں تمہاری دعا قبول کرونگا۔ جیسا کہ فرمایا۔ اُدْعُوْنِيْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ۔ پس جب نبی کسی مخالف کو خدا تعالیٰ کے ہونے کا ثبوت دینے کے لئے یا اپنی کسی خاص ضرورت کے لئے خدا تعالیٰ سے دعا کرتا ہے۔ تو خدا تعالیٰ مطابق مضمون آیت مندرجۂ بالا جواب دیتا ہے۔ اور اس جواب میں یا تو کوئی پیشگوئی ہوتی ہے۔ یا خدا تعالیٰ کا دعا کرنے والے سے وعدہ ہوتا ہے۔ کہ میں تمہاری مراد کو پورا کرونگا۔ پھر وہ پیشگوئی پوری ہو جاتی ہے۔ یا دعا کرنے والے کی مراد پوری ہو جاتی ہے۔ اور چونکہ اس پیشگوئی کو پورا کرنا یا اُس مراد کو پورا کرنا انسان کی طاقت سے باہر ہوتا ہے۔ اس لئے صاف ثابت ہو جاتا ہے۔ کہ دعا کے بعد جو جواب ملا وہ خدا تعالیٰ کا کلام تھا۔ پس خدا تعالیٰ کے ہونے پر اور اس کے متکلم ہونے پر یقین کرنے کے لئے دُعا سب سے اعلیٰ ذریعہ اور ہر ایک قسم کے شک و شبہ کے دور کرنے والا طریقہ ہے۔ کیونکہ یہ بات انسان کے اپنے اختیار میں ہے۔ کہ جب چاہے دُعا کے ذریعہ خدا تعالیٰ کے ہونے کا ثبوت حاصل کر سکے۔ دعا کے بعد جو جواب اسے ملتا ہے۔ اسکے متعلق اسے یقین ہو جاتا ہے کہ یہ جواب میری دُعا کے نتیجہ میں ہے۔ کیونکہ یہ جواب اس دعا سے تعلق رکھتا ہے۔ جو دعا کرنے والے نے مانگی۔ یہ جواب غیر متعلق نہیں ہوتا۔ اور پھر جیسا کہ جواب کا مضمون ہوتا ہے۔ ویسا ہی ہو جاتا ہے۔ لیکن بغیر دعا کے جو کلام الٰہی مشتمل بر پیشگوئی نازل ہوتا ہے اس میں خدا تعالیٰ کے ہونے پر یقین کرنے کے لئے انسان کا اپنا اختیار نہیں ہوتا۔ اور اس میں غلط فہمی کا امکان ہے۔ مگر دعا کے نتیجہ میں جو پیشگوئی پوری ہو کر باعث ثبوت ہستی باری تعالیٰ ہوتی ہے اُس میں کسی قسم کی غلط فہمی اور شک و شبہ نہیں ہو سکتا۔ اور اس طریقہ سے انسان کو کامل یقین ہو جاتا ہے کہ کوئی ہستی ضرور ہے جو سنتی ہے اور جواب دیتی ہے۔ اور جب سننا اور جواب دینا ثابت ہوا تو ہونا بھی ثابت ہوا۔

# حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کی دعا

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو دعا ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کے اشتہار میں کی ہے۔ وہ اسی قسم کی دعا ہے جس کا اوپر ذکر کیا گیا۔ اس اشتہار کی دعا میں اصل مقصود اور مطلوب لڑکا نہیں اور نہ کوئی اور دنیاوی غرض ہے۔ بلکہ یہ دعا صرف اس غرض کے لئے کی گئی ہے۔ کہ تا بذریعہ دعا خدا تعالیٰ کی ہستی ثابت ہو۔ تا دہریوں اور لامذہبوں پر اتمام حجت ہو جائے اور ان کو بتلایا جائے کہ اگر تم چاہو اور تمہاری مرضی ہو تو تم خود بذریعہ دعا محض اپنی کوشش سے جس میں کسی اور شخص کا دخل نہیں خدا تعالیٰ کے ہونے پر یقین کر سکتے ہو۔ نبی کا دخل صرف اس قدر ہوگا۔ کہ اس نے تمہیں بذریعہ دعا خدا تعالیٰ کے ہونے پر یقین کرنے کا رستہ بتلا دیا۔ اس کے علاوہ اس نے خود بھی ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کے اشتہار کے ذریعہ سے بغیر کسی منطقی اور فلسفی دلائل کے صرف دعا کے ذریعہ سے خدا تعالیٰ کے ہونے کا ثبوت دیکر ایک نمونہ قائم کر دیا ہے۔ اس اشتہار میں ایک لڑکے کے پیدا ہونے کے لئے دعا کی گئی ہے۔ پھر اس دعا کی قبولیت کا جواب ملا ہے۔ چنانچہ وہ دعا حرف بحرف پوری ہوئی اور جس قسم کا لڑکا مانگا گیا تھا وہ اپنی میعاد کے اندر پیدا ہو گیا۔ اور جو جو علامتیں اس لڑکے کی بتلائی گئی تھیں وہ اب ہماری آنکھوں کے سامنے پوری ہوئیں اور پوری ہو رہی ہیں۔ پس ثابت ہوا کہ قرآن شریف کی یہ آیت کہ اُدْعُوْنِيْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ نہایت سچی بشارت ہے یعنی دعا کے ذریعہ خدا تعالیٰ کی ہستی ثابت ہو جاتی ہے۔ چنانچہ اگر کوئی نابینا جنگل میں رستہ سے بھٹک جائے اور اونچی آواز سے پکارے کہ اگر کوئی بینا آدمی اس جنگل میں ہے تو میرا ہاتھ پکڑے اور مجھے رستہ بتائے۔ تو اگر کوئی شخص وہاں ہوگا تو اس کا رحم اسے مجبور کرے گا۔ وہ نابینا کے پاس جائے گا۔ اور اُسے رستہ بتلائے گا۔ پس جبکہ انسان کا یہ حال ہے۔ کہ اُسے محتاج پر رحم آتا ہے۔ تو خدا تعالیٰ جس کی نسبت قرآن شریف نے بتلایا ہے کہ وہ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ہے کیوں کسی دعا کرنیوالے کی حاجت کو پورا نہ کرے گا۔ خاصکر وہ شخص جسے یہ حاجت ہو کہ خدا تعالیٰ بذریعہ دعا مجھے اپنی ہستی کا ثبوت دے۔ تو خدا تعالیٰ بموجب اپنے وعدہ اُدْعُوْنِيْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ ضرور اُسے جواب دیگا۔

اور اس جواب میں کوئی آئندہ کی ایسی خبر بتلادیگا جو اپنے وقت پر ضرور پوری ہو کر اسے خداتعالےٰ کے ہونے پر یقین کرا دیگی۔ کیونکہ وہ اپنے اس قول میں ادعونی استجب لکم سچا ہے۔ جیسا کہ اس نے فرمایا کہ ومن اصدق من اللہ قیلاً اس میں شک نہیں کہ دعا کرنے کے لئے ایمان کی ضرورت ہے۔ سو اس شخص کے لئے اسی قدر ایمان کافی ہے۔ کہ اس نے نبی پر اعتبار کرکے خداتعالےٰ سے خداتعالےٰ کے ہونے پر یقین کے لئے دعا مانگی۔ ورنہ ایک ایسا دہریہ اور لامذہب شخص جو باعث عدم معرفت خداتعالےٰ کے ہونے کی ضرورت ہی نہیں سمجھتا اور جسے نبی پر اعتبار ہی نہیں۔ اس قسم کی دعا کرنے ہی کیوں لگا۔

## خداتعالےٰ کی ہستی کی انسان کو ضرورت

اس جگہ اس بات کا بتلا دینا بھی ضروری ہے کہ خداتعالےٰ کی یعنی اس ہستی کی جو قرآن شریف نے پیش کی ہے انسان کو کیوں ضرورت ہے سو واضح ہو کہ اس دنیا میں آکر اور ہوش سنبھالنے کے بعد انسان کی پوری توجہ دو باتوں کی طرف مبذول ہو جاتی ہے۔ اور تمام عمر اور آخر دم تک یہی دو باتیں اس کے مدنظر رہتی ہیں۔ ان دونوں میں سے ایک تو جسمانی دکھ ہے۔ دوم جسمانی لذت ہے۔ جسمانی دکھ انسان کو سخت ناپسند ہے۔ اس لئے ہر وقت اس سے بچنے اور محفوظ رہنے کی کوشش کرتا رہتا ہے۔ اور جسمانی لذت انسان کو نہایت شدید طور پر پسند ہے۔ اسلئے ہر وقت اسکے حاصل کرنے کی کوشش کرتا رہتا ہے۔ اور یہ چیز اسے اس قدر محبوب ہے کہ اسکے حاصل کرنیکے لئے اگر کسی قدر قابل برداشت جسمانی دکھ بھی برداشت کرنا پڑے تو برداشت کر لیتا ہے ان دو باتوں کے سوا انسان کا کوئی مقصود اور مدعا نہیں۔ ہر انسان کی طبعی اور اصلی اور انتہائی خواہش یہی ہے۔ خواہ وہ مرد ہو یا عورت بچہ ہو یا بوڑھا۔ نیک ہو یا بد۔ جاہل ہو یا عالم ولی ہو یا نبی۔ ان باتوں کے سوا جو کچھ بھی ہے۔ وہ سب انہی دو باتوں کے حاصل کرنیکے اسباب اور ذرائع اور وسائط ہیں۔ روپیہ طاقت عزت شہرت۔ حکومت۔ علم وغیرہ فی نفسہٖ مطلوب اور مقصود بالذات نہیں۔ بلکہ یہ اس لئے مطلوب ہیں کہ یہ جسمانی دکھ سے بچنے اور جسمانی لذات کے حاصل کرنے کا ذریعہ ہیں۔ لیکن انسان کی فطرت صرف چند روز کے لئے جسمانی دکھ سے نجات اور صرف چند روز کے لئے جسمانی لذات نہیں چاہتی۔ بلکہ دائمی طور پر چاہتی ہے۔ یہی وہ چیز ہے۔ جس سے انسان کو حقیقی خوشی حاصل ہوتی ہے۔ لیکن انسان ایک کمزور اور محتاج ہستی ہے اس لئے اس کی یہ خوشی اسے حاصل نہیں ہو سکتی جب تک کہ ایک ایسی ہستی نہ ہو۔ جو علم میں کامل اور قدرت میں کامل اور تمام نقصوں سے پاک اور تمام خوبیوں سے موصوف اور ازلی اور ابدی ہو۔ اور یہ تمام صفات اس ہستی کی ہیں۔ جو قرآن شریف نے پیش کی ہے یعنی خداتعالےٰ۔ اسی لئے انسان کو خداتعالےٰ کی ضرورت ہے۔

## دنیا کے مالک سے تعلق پیدا کرنے کی خواہش

انسان کو خداتعالےٰ کی ضرورت کی ایک وجہ تو یہ ہے جو اوپر بیان کی گئی۔ دوسری وجہ انسان کو خداتعالےٰ کی ضرورت کی یہ ہے کہ انسان کی فطرت میں ہے۔ کہ وہ دوسرے کی چیز کو بغیر اسکے مالک کی اجازت اور مرضی کے استعمال کرنا نہیں چاہتا۔ اگر کوئی اس کے خلاف کرے۔ تو اس کا نام چوری یا ڈاکہ ہے اب ہم دیکھتے ہیں۔ کہ دنیا میں جو چیز بھی ہے وہ انسان کی ملکیت نہیں۔ بلکہ کسی اور کی ملکیت ہے۔ کیونکہ بہت کچھ تو زمین پر انسان کی پیدائش سے پہلے ہی موجود ہے۔ مثلاً ہوا۔ پانی روشنی۔ زمین۔ نباتات۔ جمادات۔ حیوانات وغیرہ اور جو نئی پیدائش انسان کے سامنے ہوتی ہے۔ وہ بھی انسان کی اپنی پیدا کردہ نہیں۔ بلکہ انسان کے سوا کوئی اور ہے جو پیدا کر رہا ہے۔ پس پرانی اور نئی کوئی چیز بھی انسان کی ملکیت نہیں بلکہ دنیا اور دنیا کی ہر ایک چیز کسی اور کی ملکیت ہے۔ اب نیکی اور تہذیب یہی ہے کہ انسان دنیا کی چیزوں کے مالک کی اجازت کے بغیر کسی چیز کا استعمال نہ کرے۔ جو لوگ اسکے خلاف کرتے ہیں۔ وہ مہذب اور نیک نہیں کہلا سکتے۔ پس ان کو چاہیئے۔ کہ اس دنیا کے مالک پر ایمان لاکر اور اس کے ساتھ تعلق پیدا کرکے اس کی اجازت سے دنیا کی چیزوں کا استعمال کریں۔ تاکہ دوسرے کی یعنی بیگانی چیز کو بغیر اس کے مالک کی اجازت کے استعمال کرنے کے الزام سے بری ہو جائیں۔

یہاں سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ کیا انسان اجازت حاصل کرنے تک بھوکا مر جائے۔ دوسرا سوال یہ ہوتا ہے۔ کہ پہلے ہمیں اس مالک کے ہونے کا ثبوت دیا جائے۔ اور اس کے ساتھ تعلق پیدا کرنے کا طریق بتلایا جائے۔ سو واضح ہو کہ ان دونوں سوالوں کا جواب یہ ہے۔ کہ مذہب اسلام نے دنیا کے مالک کو پیش کر دیا ہے۔ اور اس کے ہونے کا ثبوت بھی کافی سے بڑھ کر دے دیا ہے۔ اور اس کے ساتھ تعلق پیدا کرنے کا طریق بھی بتا دیا ہے اور اس پر ایمان لانے کی وجہ بھی بتا دی ہے۔ اور ساتھ ہی یہ بھی کہدیا ہے۔ کہ جو شخص سچے دل سے ہدایت پانے کی نیت سے مذہب اسلام کا مطالعہ کریگا۔ اور اُس کی پیش کردہ کتابیں پڑھے گا اُسے اس دنیا کے مالک کے ساتھ تعلق ہونے تک دنیا کی چیزوں کو بغیر اسراف کے استعمال کرنے کی اجازت ہے۔ اسراف کا مطلب یہ ہے۔ کہ عیش وعشرت کی نیت سے دنیا کی چیزوں کو استعمال نہ کرے بلکہ مذہب اسلام کا اور اس کی پیش کردہ کتب کا مطالعہ کرنے کے لئے جسمانی طاقت اور صحت کو قائم رکھنے کی نیت سے بوقت ضرورت اور بقدر ضرورت دنیا کی چیزوں کا استعمال کرے۔

## محسن کی تلاش

تیسری وجہ انسان کو خداتعالےٰ کی ضرورت کی یہ ہے۔ کہ انسان کی فطرت میں ہے۔ کہ وہ اُس ہستی کو جو اُسے فائدہ پہنچائے دیکھنا چاہتا ہے۔ کہ وہ کون ہے۔ اور کیسی ہے۔ آیا محسن ہے یا غرضی۔ تاکہ اگر محسن ہو تو اُس سے محبت کرے کیونکہ محسن سے محبت کرنا انسان کی فطرت میں ہے۔ اب واضح ہو۔ کہ یہ بات واقعات میں سے ہے۔ کہ پیدائش کے وقت سے ہی عالم غیب سے انسان پر احسان ہو رہا ہے۔ اور جب تک انسان زندہ رہتا ہے یہ احسان برابر قائم رہتا ہے۔ ہر آن ہر طرح کی اس کی پرورش ہو رہی ہے۔ طرح طرح کی نعمتیں اس کو مل رہی ہیں۔ ہوا۔ پانی۔ غذا۔ روشنی۔ لباس کا سامان سب کچھ پہلے سے موجود ہے طرح طرح کا غلہ اور ترکاریاں زمین سے اگ رہی ہیں۔ طرح طرح کے پھل درختوں کو لگ رہے ہیں۔ ٹہنیاں ہاتھ بڑھا کر میوہ ہاتھ میں لئے انسان سے کہہ رہی ہیں کہ لو لے لو۔ انسان کا صرف یہ کام ہے کہ ہاتھ بڑھائے۔ میوہ ٹہنی کے ہاتھ سے لے کر مونہہ میں ڈال لے۔ بچے کے لئے ماں کی چھاتیوں میں دودھ اتر آتا ہے۔ بچے کا کام صرف یہ ہے کہ چھاتی مونہہ میں لے اور چوسے چھاتی کو مونہہ میں لینے کی تکلیف بھی بچے کو خود نہیں کرنی پڑتی۔ بلکہ ماں خود اس کے مونہہ میں دیتی ہے۔ پس جبکہ ہر شخص دنیا میں عالم غیب سے اپنی ربوبیت ہوتے۔ اور اپنے اوپر احسان ہوتے دیکھ رہا ہے۔ اور بغیر مانگے اسے سب کچھ مل رہا ہے۔ تو اسے چاہیئے۔ کہ اسے چین نہ آئے۔ جب تک اپنے اس محسن کو تلاش نہ کرے۔ کیونکہ انسان بوجہ اس کے کہ عالم غیب سے اس کی پرورش ہو رہی ہے۔ بچہ ہے اور بچہ بغیر ماں کے نہیں رہ سکتا۔ جس طرح بچہ کمزور ہوتا ہے۔ اور اسے ماں کی سخت ضرورت ہے۔ اسی طرح انسان بھی کمزور ہے۔ اور اسے اپنے رب اور محسن کی یعنی خداتعالےٰ کی سخت ضرورت ہے۔

---

## ۲۰ر فروری کو ہر جگہ یوم مصلح موعود منایا جائے

۲۰ر فروری سنہ ۱۸۸۶ء بمقام ہوشیارپور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک لمبے چلہ کے بعد پیشگوئی مصلح موعود فرمائی اس پر دشمنان احمدیت نے جتنا شور مچایا۔ وہ دنیا جانتی ہے۔ لیکن خدا کے مونہہ کی باتیں آخر پوری ہوئیں۔ ہمارے پیارے امام۔ ہمارے پیارے آقا کو خدا نے اپنے کلام سے نوازا۔ وہ نشانات اس کے ذریعہ پورے کئے۔ اور مامور کرنے سے قبل اس کے افعال اور کردار سے آثار دکھائے اس عظیم الشان پیشگوئی کا پورا ہونا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کا زبردست نشان احمدیت کی حقانیت و اسلام کی سچائی کا ایک نشان ہے۔

ایک ایک فقرہ اپنے اندر ایک نشان رکھتا ہے۔ اس ہر نشان کو واقعات کے ساتھ مسلم وغیر مسلم بھائیوں پر واضح کیا جائے۔ ہر جماعت اپنی اپنی جگہ پبلک جلسے کرے۔ اور تقاریر کا انتظام کرے۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

# حضرت مصلح موعود کی شان مصلحانہ

(از ابوالبرکات حضرت مولوی غلام رسول صاحب راجیکی)

(۱)

سیدنا حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ الودود کا مصلح موعود نام الہامی اور صفاتی ناموں میں سے ہے۔ اور خدا تعالےٰ کی طرف سے ہر الہامی نام جو بطور صفت ہو۔ اور خدا کے نبی کو بطور وحی اس سے اطلاع دی گئی ہو۔ اس وحی کا مصداق اور موعود معمولی نہیں ہوتا۔ بلکہ زمانہ کے حالات قوم یا اقوام کے حالات کی مناسبت سے اس کا تعلق پایا جاتا ہے۔ اور خدا کا فعل خود اس سے بلحاظ تفصیلات آگاہ کر دیتا ہے۔ کہ موعود کے وصفی نام کا مفہوم تفصیلی حالات اور واقعات کے رو سے کتنی بڑی وسعت رکھتا ہے۔ کیونکہ موعود کا الہامی اور وصفی نام اپنے مفہوم کے لحاظ سے جس طرح خدا تعالےٰ کی کسی صفت اور ظہور فعل سے تعلق رکھتا ہے۔ ویسے ہی نظام قانون قدرت اور واقعات عالم اور حالات دنیا سے بھی تعلق رکھتا ہے۔

(۲)

مصلح کے معنے ہیں اصلاح کرنے والا اور یہ لفظ مفسد کے بالمقابل ہے۔ جس کے معنے ہیں فساد کرنے والا۔ مصلح اور مفسد دونوں لفظ ایک دوسرے کی ضد واقع ہوئے ہیں۔ فساد دینی بھی ہوتا ہے اور دنیوی بھی۔ اسی طرح فساد کے بالمقابل اصلاح دینی بھی ہوتی ہے اور دنیوی بھی۔ دینی فساد عقائد حقہ اور اعمال صالحہ کے بگڑنے سے پیدا ہوتا ہے۔ اور دنیوی فساد دین کی مخالفت اور اخلاق کی خرابی سے دونوں کی مثال قرآن کریم میں موجود ہے۔ فرمایا۔ واذا قیل لھم لا تفسدوا فی الارض قالوا انما نحن مصلحون۔ الا انھم ھم المفسدون ولکن لا یشعرون واذا قیل لھم اٰمنوا کما اٰمن الناس قالوا انؤمن کما اٰمن السفھاء الا انھم ھم السفھاء ولکن لا یعلمون۔ الفاظ الا انھم ھم المفسدون میں مفسدون سے مراد دنیوی فساد کرنے والے ہیں۔ جیسا کہ لا تفسدوا فی الارض میں زمین میں فساد دنیوی فساد کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ اور الا انھم ھم السفھاء میں سفہاء کا لفظ دین کے بگاڑ اور خرابی کی طرف اشارہ کر رہا ہے۔ اور قالوا انؤمن کما اٰمن السفھاء کا فقرہ جو ان سفہاء مفسدین کا قول ہے۔ اس میں ایمان کا ذکر دینی فساد کے لحاظ سے ہے۔

دنیا میں عالمگیر فساد آیت ان یاجوج وماجوج مفسدون فی الارض کے رو سے قوم یاجوج ماجوج کا فساد ہے۔ یعنی مغربی قوموں کا فساد۔ اور مذہبی دنیا میں عالمگیر فساد قوم نصاریٰ کے پادریوں اور امت محمدیہ کے علماء سوء کا ہے۔ ان دونوں قسموں کا فساد چاہتا تھا۔ کہ اس کی اصلاح کے لئے خدا کی طرف سے کوئی مصلح مبعوث فرمایا جاتا۔ اور دجالی فتنے جنہوں نے مذہب کو بھی بگاڑا اور قوموں کو بھی بگاڑا ان کی اصل جڑ اور بنیاد فساد پادریوں کی مضلانہ اور مغویانہ تعلیم تھی۔ قرآن وحدیث کے علاوہ دوسری کتب الہامیہ میں بھی جہاں ان فتنوں کا ذکر بطور پیشگوئی کیا گیا ہے۔ وہاں ان کی اصلاح کے لئے ایک مصلح عالم اور موعود الاقوام کی پیشگوئی بھی کی گئی ہے۔ جسے دنیا میں مسیح موعود اور امام مہدی معہود کے نام سے بھی شہرت دی گئی ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔

قد جاءکم رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم بعد عیسٰی فی مائۃ سابعۃ وجئتکم فی مائۃ ھی ضعفھا ان فی ذالک لبشری لقوم یتفقھون فاعلموا ان اللّٰہ اذ ابعث الحکم الکبیر اعنی نبینا صلی اللّٰہ علیہ وسلم فی مائۃ سابعۃ بعد عیسٰی فای استبعاد یاخذکم ان یرسل فی ضعفھا ھذا الحکم لیصلح فسادا عمّ الوری ففکروا یا اولی النھی وتعلم ان فساد ھذا العصر عم جمیع الامم مسلماً وغیر مسلم کما تریٰ فھوا کبر فساد ظھر فی النصاریٰ الذین ضلوا قبل نبینا المجتبیٰ بل یجدھم اضل واخبث مما مضی فان زماننا ھذا زمان طوفان کل بدعۃ وشرک وضلالۃ کما لا یخفی۔ اور نیز فرماتے ہیں:۔

الا یرون الحالۃ الموجودۃ و البرکات المفقودۃ فلا یدعو الزمان بایدیہ مصلحا یصلح ما لہ و یدفع ما نالہ (تذکرۃ الشہادتین صفحہ ۸۶-۸۷)

خلاصہ مطلب یہ ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد ساتویں صدی میں بشان حکمت بھیجے گئے۔ اور میں آپ کے بعد اس سے دگنی مدت بعد یعنی چودھویں صدی میں بھیجا گیا۔ جبکہ تمام دنیا میں فساد عام ہو گیا۔ اور مسلم اور غیر مسلم قوموں میں سے کوئی بھی نہ بچ سکی۔ اور نصاریٰ کا یہ فساد اس فساد سے بہت بڑھ کر ہے۔ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پہلے نصاریٰ میں پایا جاتا تھا۔ اور یہ زمانہ جس میں ہم ہیں۔ اس قسم کی بدعت اور شرک اور گمراہی کے طوفان عظیم کا زمانہ ہے۔ کیا ان حالات موجودہ میں کہ سب قسم کی برکات کا فقدان پایا جاتا ہے۔ زمانہ اپنے دستہائے طلب سے خدا سے ایک عظیم القدر مصلح نہیں مانگ رہا تھا۔ جو کہ اس کے فسادات کی اصلاح کرنے والا ہوتا۔ اور جو جو گزند اسے پہنچا۔ اسے دفع کرتا۔

(۳)

طالمود جو یہود کی مسلمہ کتاب حدیث ہے۔ اس میں لکھا ہے۔ کہ دو مسیح آئینگے۔ اور دوسرا مسیح پہلے مسیح سے بہت بڑھ کر ہوگا۔ اس کے بعد اس کا جانشین اس کا لڑکا ہوگا۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔

"یہودیوں کا یہ عقیدہ ہے۔ کہ دو مسیح ظاہر ہوں گے۔ اور آخری مسیح (جس سے اس زمانہ کا مسیح مراد ہے) پہلے مسیح سے افضل ہوگا۔ اور عیسائی ایک ہی مسیح کے قائل ہیں۔ مگر کہتے ہیں۔ کہ وہی مسیح ابن مریم جو پہلے ظاہر ہوا۔ آمد ثانی میں بڑی قوت اور جلال کے ساتھ ظاہر ہوگا۔ کہ آمد اول کو اس سے کچھ نسبت نہیں۔ بہرحال یہ دونو فرقے قائل ہیں۔ کہ آنے والا مسیح جو آخری زمانہ میں آئے گا۔ اپنے جلال اور قوی نشانوں کے لحاظ سے پہلے مسیح یا پہلی آمد سے افضل ہے۔ اور اسلام نے ہی آخری مسیح کا نام حکم رکھا ہے۔ اور تمام دنیا کے مذاہب کا فیصلہ کرنے والا اور محض اپنے دم سے کفار کو مارنے والا قرار دیا ہے۔ جس کے یہ معنے ہیں۔ کہ خدا اس کے ساتھ ہوگا۔ اور اس کی توجہ اور دعا بجلی کا کام کرے گی۔ اور وہ ایسی اتمام حجت کریگا۔ کہ گویا ہلاک کر دیگا۔" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۵۴-۱۵۵)

حدیث نبوی میں لکھا ہے۔ یتزوج و یولد کہ مسیح موعود پیشگوئی کے مطابق بطور نشان صداقت نکاح بھی کریگا۔ اور پھر اس نکاح سے بطور نشان صداقت اولاد بھی پیدا ہوگی۔ اسی اولاد سے خاص کر ایک بیٹے کی بشارت خصوصیت کے ساتھ دی گئی۔ کہ وہ مصلح موعود ہوگا۔ اور اس کا وجود بلحاظ حسن و احسان مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک ہی وجود کا حکم رکھتا ہوگا۔ یعنی جس طرح مسیح موعود علیہ السلام خدا کی وحی اور الہام کی رو سے

منم محمد و احمد کہ مجتبیٰ باشد

فرماتے ہوئے اپنے کلام اقدس میں اپنے تئیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایک ہی روحانی وجود کے حکم میں پیش کرنے والے ہوئے۔ اسی طرح وہ مصلح موعود بھی انا المسیح الموعود وخلیفتہ کے قدسی کلام میں اپنے تئیں اور مسیح موعود علیہ السلام کو ایک ہی روحانی وجود کے حکم میں پیش کرنے والا ہوگا۔ اور خدا کا محبوب ہوگا۔ چنانچہ فرمایا:۔

بشارت دی کہ اک بیٹا ہے تیرا
جو ہوگا ایک دن محبوب میرا

اسی طرح بعض اولیاء امت نے بھی اس فرزند موعود کے متعلق بطور پیشگوئی ذکر فرمایا ہے۔ چنانچہ حضرت نعمت اللہ ولی نے اپنے قصیدہ میں فرمایا ہے

دور او چوں شود تمام بہ کام
پسرش یادگار مے بینم

اس پیشگوئی کا شہادۃ الملہمین میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خود ذکر فرمایا ہے۔

(۴)

سیدنا حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ کی نسبت جیسا کہ حضرت موصوف نے ہوشیارپور کے جلسہ نشان مصلح موعود میں تقریر فرماتے ہوئے ساٹھ کے قریب الہامی بشارات کا ذکر فرمایا۔ کہ وہ مصلح موعود میں ہی ہوں۔ اور مصلح موعود کی جملہ الہامی بشارات کے ظہور سے خدا تعالےٰ کے فعل نے میری ہی تصدیق فرمائی۔ اور اس کا مجھے ہی مصداق قرار دیا ہے۔ حضرت اقدس مصلح موعود ایدہ اللہ کی نسبت جسقدر الہامی بشارات پائی جاتی ہیں۔ میری دانست میں وہ دو طرح کی ہیں۔

ایک قسم محکمات کی صورت میں اور دوسری متشابہات کے رنگ میں۔ محکمات کی صورت میں الہامی بشارات متشابہات والی الہامی بشارات کے لئے بطور مفتاح اور کلید پیش کی گئیں۔ چنانچہ بعض الہامات جو بطور محکمات ہیں۔ انہوں نے متشابہات والی بشارات کو ایسا واضح کیا ہے۔ کہ اگر کوئی تقویٰ کی روح اور نظر سے غور کرے۔ تو اسے بجز تصدیق و تسلیم کوئی چارہ نہیں ہوسکتا۔ ذیل میں بطور نمونہ حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ کی شناخت کے لئے الہامی علامات کا ذکر کیا جاتا ہے

## حضرت مصلح موعود کی شناخت کی الہامی علامات

(۱)

یاایھا الذین آمنوا اتقوا اللہ وقولوا قولاً سدیدا یصلح لکم اعمالکم ویغفر لکم ذنوبکم ومن یطع اللہ ورسولہ فقد فاز فوزا عظیما۔ (احزاب) اس آیت کریمہ میں خدا تعالےٰ نے اپنے تئیں اپنی شان مصلحانہ کے ساتھ پیش کیا ہے۔ کہ خدا تعالےٰ ایمان والوں کے تقویٰ اور قول سدید اختیار کرنے سے ان کے اعمال کی اصلاح کر دے گا۔ اور نہ صرف اعمال کی اصلاح کرے گا۔ بلکہ ان کے گناہ اور کمزوریاں جو ان سے سرزد ہوتی رہتی ہیں۔ ان کے سرزد ہونے کی راہ میں تقویٰ اور قول سدید کی وجہ سے مغفرت کاملہ کے ساتھ حائل ہونے سے روک بن جائے گا۔ اور پھر گناہوں کی مغفرت کاملہ کے بعد فوز عظیم یعنی بہت بڑی کامیابی کا حاصل ہونا آسان ہوجائیگا اور فوز عظیم حاصل ہوا اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت سے وابستہ ہے۔

حضرت مصلح موعود کا اصل کام بھی الہامی پروگرام کے مطابق خدا کی مظہریت میں دنیا کی اصلاح ہے۔ جس کی بنا پر الہامی بشارت میں آپ کو مصلح موعود قرار دیا گیا۔ آپ چونکہ الہام کانّ اللہ نزل من السماء کے رو سے مظہر اللہ ہیں۔ اور دنیا کا فساد اور بگاڑ تقویٰ اور روحانیت اور قول سدید کے فقدان سے پایا گیا۔ اس لئے دنیا کی اصلاح آپ کے ذریعہ تقویٰ اور قول سدید سے ہوسکتی تھی۔

(۲)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی حقانی تقریر میں فرمایا ہے "انزال رحمت کے بہت بڑے عظیم الشان دو طریقے ہیں۔ اوّل یہ کہ کوئی مصیبت اور غم اندوہ نازل کر کے صبر کرنے والوں پر بخشش اور رحمت کے دروازے کھولے۔ دوسرا طریق انزال رحمت کا ارسال مرسلین ونبیین و ائمہ و اولیاء و خلفاء ہے۔ سو خدا تعالےٰ نے چاہا کہ اس عاجز کی اولاد کے ذریعہ سے یہ دونوں شق ظہور میں آجائیں۔ پس اول اس نے قسم اول کے انزال رحمت کے لئے بشیر (اوّل) کو بھیجا۔ اور دوسری قسم رحمت کی جو ابھی ہم نے بیان کی۔ اس کی تکمیل کے لئے خدا تعالےٰ دوسرا بشیر بھیجے گا۔"

خط بنام حضرت خلیفہ اول رضی میں تحریر فرماتے ہیں "ایک الہام میں اس دوسرے فرزند کا نام بھی بشیر رکھا ہے۔ چنانچہ فرمایا۔ دوسرا بشیر تمہیں دیا جائیگا۔ یہ وہی بشیر ہے جس کا دوسرا نام محمود ہے۔ جس کی نسبت فرمایا۔ اولوالعزم ہوگا۔ اور حسن و احسان میں تیرا نظیر ہوگا یخلق ما یشاء"

اسی خط میں دوسری جگہ تحریر فرماتے ہیں "ان الہامات نے (جو بشیر اول کی نسبت ہوئے راقم) یہ خیال پیدا کر دیا۔ کہ غالباً یہ وہی مصلح موعود ہوگا۔ مگر پیچھے سے کھل گیا کہ مصلح موعود نہ تھا۔ مگر مصلح موعود کا بشیر تھا" اس عبارت سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ بشیر اول مصلح موعود نہ تھا۔ بلکہ بشیر ثانی مصلح موعود تھا۔

حقانی تقریر میں تحریر فرماتے ہیں "یہ دھوکا کھانا نہیں چاہیئے کہ جس پیشگوئی کا ذکر ہوا ہے وہ مصلح موعود کے حق میں ہے۔ کیونکہ بذریعہ الہام صاف طور پر کھل گیا ہے کہ یہ سب عبارتیں پسر متوفی کے حق میں ہیں اور مصلح موعود کے حق میں جو پیشگوئی ہے وہ اس عبارت سے شروع ہوتی ہے۔ کہ اس کے ساتھ فضل ہے کہ جو اس کے آنے کے ساتھ آئیگا پس مصلح موعود کا نام الہامی عبارت میں فضل رکھا گیا۔ اور دوسرا نام اس کا محمود۔ اور تیسرا نام اس کا بشیر ثانی بھی ہے۔ اور اس کا نام فضل عمر ظاہر کیا گیا ہے۔ اور ضرور تھا کہ اس کا آنا معرض التوا میں رہتا۔ جب تک یہ بشیر جو فوت ہوگیا ہے پیدا ہو کر پھر واپس اٹھایا جاتا۔ کیونکہ یہ سب امور حکمت الٰہیہ نے اس کے قدموں کے نیچے رکھے تھے اور بشیر اول جو فوت ہوگیا ہے۔ بشیر ثانی کے لئے بطور ارہاص ہے۔ اس لئے دونوں کا ایک ہی پیشگوئی میں ذکر کیا گیا۔"

مصلح موعود کی پیشگوئی قبل از ظہور و انکشاف حقیقت متشابہات کے رنگ میں تھی۔ اور جب تک پہلا بشیر پیدا ہو کر فوت نہ ہوگیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر بھی مصلح موعود کی پیشگوئی بلحاظ اپنی اصل حقیقت کے منکشف نہ ہوسکی۔ لیکن جب بشیر اول پیدا ہو کر فوت ہوگیا تو وہ پیشگوئی جو اپنے اصل مصداق کی تعیین کے لحاظ سے اب تک مشتبہ رہی واضح طور پر کھل گئی۔ کہ مصلح موعود کی پیشگوئی کا حقیقی مصداق وہ موعود ہے جس کا الہام میں محمود۔ بشیر ثانی۔ فضل اور فضل عمر نام رکھا گیا۔ گویا مصلح موعود کی پیشگوئی جو از قسم متشابہات تھی۔ اس کی صحیح تاویل اور اصل حقیقت ان الہامی ناموں سے جو محمود۔ بشیر ثانی۔ فضل۔ فضل عمر کے الہامی الفاظ میں بطور محکمات نازل کئے گئے واضح ہوگئی۔ اور جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خود واضح فرما دیا۔ کہ مصلح موعود بشیر اول نہ تھا۔ بلکہ بشیر ثانی تھا۔ جس کا الہامی نام محمود وغیرہ بتائے گئے۔ تو اب مصلح موعود کی پیشگوئی جو دو بشیروں تک محدود ہوسکتی تھی۔ اور بشیر ثانی جو اصل مصداق تھا اس کے تولد سے پہلے پہلے مشتبہ رہی بشیر اول کی وفات نے اس کی حقیقت مبہم کو واضح کردیا۔ کیونکہ مصلح موعود کے متعلق یہ پیشگوئی بھی تھی کہ وہ عمر پانے والا ہوگا۔ اور عمر پانیوالا ہونا بھی بشیر اول کی وفات سے جو خورد سالگی میں وقوع میں آئی اس کے مقابل حقیقت کو بے نقاب کرنے کے لئے بالکل محکم پہلو ہے۔ پس ایک طالب حق رکھنے والا اور حقیقت کی جستجو کا سچا طالب اگر مصلح موعود کی پیشگوئی کے اصل مصداق کے تعیین کا مسئلہ سمجھنا چاہے تو اسی حد تک کی تشریح سے جو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی تحریروں میں واضح طور پر پائی جاتی ہے بخوبی سمجھ سکتا ہے۔ تعیین مدت کی علامت جو ۹ سال تک الہام سے قرار پائی۔ مصلح موعود کی شناخت کے لئے طالب صداقت کیلئے تو یہ بھی کافی ہے

(۳)

علاوہ اوپر کی تشریح کے جب ہم خدا تعالیٰ کی فعلی شہادات پر نظر ڈالتے ہیں۔ تو سیدنا حضرت محمود ہی مصلح موعود کی پیشگوئی کے از روئے حقیقت و صداقت صحیح مصداق ثابت ہوتے۔

## خدا تعالیٰ کی فعلی شہادات

(۱)

خدا تعالےٰ کی پہلی فعلی شہادت فضل عمر الہامی نام کی تصدیق سے ظاہر ہوتی ہے۔ موعود بچہ ابھی پیدا نہیں ہوا۔ کہ اس کا الہامی نام فضل عمر رکھا جاتا ہے جس کے دو معنے ہیں۔ ایک یہ کہ بشیر اول کی وفات جو خورد سالگی میں واقع ہوگی۔ اس کے مقابل بشیر ثانی عمر پانے والا ہوگا۔ وہ بشیر اول کی طرح خورد سالگی میں وفات نہ پائے گا۔ جیسا کہ فضل عمر کے لفظ فضل اور عمر دونوں اس بات پر دلالت کرتے ہیں۔ اور یہ عمر پانا۔ اور عمر پانے والا ہونا علاوہ مصلح موعود کی پیشگوئی کے تحقق کا مقتضیٰ بھی ہے۔ کیونکہ مصلح موعود کی مصلحانہ شان اور کام جو اصلاحی پروگرام حیات سے تعلق رکھتا ہے۔ اس کا یہی اقتضاء ہے۔ کہ مصلح موعود عمر پائے۔ کیونکہ اصلاح کا کام بجز عمر پانے کے محالات سے ہے۔

دوسرے یہ کہ عمر سے حضرت عمر کا نام مراد ہو۔ اور یہ وہ بات ہے۔ کہ خدا تعالےٰ کی فعلی شہادت نے سیدنا حضرت محمود کی خلافت جو خلافت ثانیہ ہے۔ اور حضرت عمر فاروق جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد آپ کے خلیفہ دوم تھے۔ آپ کو بلحاظ منصب خلافت حقہ ان کا مثیل اور مماثل قرار دیتی ہے۔ اس کی طرف سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وحی کے الفاظ کہ فیک مادۃ فاروقیۃ بھی اشارہ کرتے ہیں۔ الفاظ وحی میں خدا تعالیٰ کا یہ فرمانا کہ آپ کے اندر فاروقی شان کا مادہ پایا جاتا ہے۔ ابھی اسی بات کی طرف اشارہ تھا کہ انزال رحمت کی دوسری قسم جو علاوہ اور قسم کے انعامات کے انعام خلافت کے متعلق بھی مقدر ہے۔ اس کا منصب بھی آپ کی اولاد کو ملنے والا تھا۔ اور وہ خلافت ثانیہ کا منصب تھا۔ جو فاروقی خلافت کی مماثلت میں سیدنا حضرت محمود کو عطا فرمایا گیا۔ پس فضل عمر کے الہامی نام میں آپ کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعد دوسرا خلیفہ ہونا بطور بشارت مقدر تھا۔ جس کی تصدیق خدا کی فعلی شہادت نے خود کردی جب حضرت سیدنا حضرت محمود بعزم سفر لنڈن ولایت تشریف لے گئے۔ تو ان دنوں رسالہ صوفی جو پنڈی بہاء الدین سے نکلتا ہے۔ اس میں ایک شائع شدہ رویا کسی غیر احمدی کی طرف سے بیان کیا گیا

کہ حضرت عمر لندن کے سفر کیلئے بڑی سرگرمی سے سامان سفر کا انتظام فرما رہے ہیں۔ اس رویا کی تصدیق بھی خدا کی فعلی شہادت سے پایۂ ثبوت پہنچی۔ وہ رویاء اخبار الفضل میں شائع کر دی گئی تھی۔ اب اس رویاء کی رُو سے حضرت عمر فاروق بذاتہٖ تو مراد نہیں ہو سکتے تھے۔ بجز اس کے کہ رویاء کی حقیقت کسی مثیل عمر کے ذریعے تسلیم ہو سکے۔ اور آج موجودہ زمانہ میں اس رویاء کے مصداق ہمارے حضرت فضل عمر ہی ہو سکتے ہیں پس اس خلافت ثانیہ سے آپ کے حق میں فضل عمر کے الہامی نام کے تحقق سے مصلح موعود کا تحقق ہونا بھی ثابت ہو گیا۔

۴

جس طرح بشیر اول کی وفات اور صاحبزادہ مبارک احمد صاحب کی وفات کے متشابہات کا وہ حصہ جو تاویل طلب تھا صاف ہو گیا اور وہ خیالات جو ان دونوں صاحبزادگان کے متعلق مصلح موعود کی پیشگوئی کا مصداق ہونے کے متعلق شبہ انداز ہو سکتے تھے۔ خدا تعالیٰ کے فعل نے دونوں کی وفات سے جو خوردسالگی اور قبل از بلوغ وقوع میں آئی۔ اس شبہ کو مٹا دیا۔ کہ مصلح موعود کی پیشگوئی کے وہ دونوں ہرگز مصداق نہ تھے۔ اسی طرح پیر منظور محمد صاحب کے ہاں جس بیٹے کی نسبت الہامی بشارات کی رو سے یہ شائع ہوا تھا کہ اس موعود کے الہامی نام یہ ہیں۔ بشیر الدولہ، شادیخان، کلمۃ اللہ خان، عالم کباب۔

(تذکرہ صفحہ ۶۲۶) اس کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تذکرہ صفحہ ۵۶۳ پر فرماتے ہیں:۔

بذریعہ الہام الٰہی معلوم ہوا۔ کہ میاں منظور محمد صاحب کے گھر میں یعنی محمدی بیگم کا ایک لڑکا پیدا ہو گا۔ جس کے نام دو ہونگے (۱) بشیر الدولہ۔ (۲) عالم کباب۔ یہ ہر دو نام بذریعہ الہام الٰہی معلوم ہوئے۔ اور اس کی تعبیر اور تفہیم یہ ہے۔ (۱) بشیر الدولہ سے یہ مراد ہے۔ کہ وہ ہماری دولت اور اقبال کیلئے بشارت دینے والا ہو گا۔ اس کے پیدا ہونے کے بعد یا اس کے ہوش سنبھالنے کے بعد زلزلہ عظیم کی پیشگوئی اور دوسری پیشگوئیاں ظہور میں آئیں گی۔ اور گروہ کثیر مخلوقات ہماری طرف رجوع کرے گا۔ اور عظیم الشان فتح ظہور میں آئیگی۔ (۲) عالم کباب سے مراد یہ ہے۔ کہ اس کے پیدا ہونے کے بعد چند ماہ تک یا جبتک وہ اپنی برائی بھلائی شناخت کرے دنیا پر ایک سخت تباہی آئے گی۔ گویا دنیا کا خاتمہ ہو جائیگا اس وجہ سے اس لڑکے کا نام عالم کباب رکھا گیا۔ غرض وہ لڑکا اس لحاظ سے کہ ہماری دولت اور اقبال کی ترقی کے لئے ایک نشان ہو گا۔ بشیر الدولہ کہلائے گا۔ اور اس لحاظ سے کہ مخالفوں کے لئے قیامت کا نمونہ ہو گا۔ عالم کباب کے نام سے موسوم ہو گا۔

پھر تذکرہ صفحہ ۵۸۵ پر فرماتے ہیں "وہ لڑکا نیکوں کے لئے اور اس سلسلہ کیلئے ایک سعد ستارہ کی طرح۔ مگر بدوں کے لئے اس کے برخلاف ہو گا۔ وہ خدا کا کلمہ جو ابتدا سے مقرر تھا اس زمانہ میں پورا ہو جائے گا۔ اور ضرور ہے کہ خدا اس لڑکے کی والدہ کو زندہ رکھے جب تک یہ پیشگوئی پوری ہو۔ اور گذشتہ الہام اسے ورڈ اینڈ ٹو گرلز اسی پیشگوئی کو بیان کرتا ہے۔ جس کے معنی ہیں ایک کلمہ اور دو لڑکیاں کیونکہ میاں منظور محمد کی دو لڑکیاں ہیں۔ اور جب کلمۃ اللہ پیدا ہوگا۔ تب یہ بات پوری ہو جائے گی"

جس طرح صاحبزادہ بشیر اول اور صاحبزادہ مبارک احمد کی وفات سے خدا کے فعل نے اس حقیقت کو واضح کر دیا۔ کہ وہ دونوں مصلح موعود نہ تھے۔ اسی طرح پیر منظور محمد صاحب کی بیوی محمدی بیگم کا کسی لڑکے کے پیدا ہونے سے پہلے فوت ہو جانا۔ یہ وہ خدا کا فعل تھا جس نے اس شبہ کو بھی مٹا دیا۔ کہ ان الہامی ناموں کا مصداق اور مسمے پیر منظور محمد صاحب کا کوئی صلبی بیٹا ہو۔ خصوصاً اس صورت میں کہ حضرت اقدس سیدنا مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس لڑکے کی والدہ کی نسبت یہ بھی فرما دیا تھا کہ "ضرور ہے کہ خدا اس لڑکے کی والدہ کو زندہ رکھے جب تک یہ پیشگوئی پوری ہو"

اب ظاہر ہے۔ کہ پیر منظور محمد صاحب کی بیوی محمدی بیگم جب کسی لڑکے کے پیدا ہونے سے پہلے ہی فوت ہو گئی۔ تو اس کا پیشگوئی کے پورا ہونے تک زندہ رہنا تو اب کبھی ناممکن تھا۔ جس سے صفائی کے ساتھ یہ بات سمجھ میں آسکتی ہے۔ کہ پیر منظور محمد صاحب کے کسی صلبی بیٹے کی نسبت یہ پیشگوئی نہ تھی بلکہ سیدنا حضرت محمود ایدہ اللہ نے جہاں مصلح موعود کے متعلق دوسری الہامی بشارتوں کا مصداق اپنی ذات کو قرار دیا۔ وہاں شادیخاں اور عالم کباب وغیرہ الہامی نام جو پیر صاحب کے بیٹے کے متعلق سمجھے گئے تھے۔ ان سب کو بھی اپنے حق میں تسلیم فرمایا۔ شادیخان کی تشریح میں آپ نے اپنی بہت سی شادیوں کا بھی ذکر کیا تھا۔ اور عالم کباب کا نشان بھی آپ کے دور خلافت میں جس عظمت اور ہیبت کے ساتھ رونما ہوا۔ اور دنیا کیلئے قیامت کا نمونہ دکھانیوالا ہوا۔ وہ بھی ظاہر ہے اور خلافت پر فائز ہونے سے جو پہلی شادی وقوع میں آئی۔ وہ حضرت امۃ الحی کے ساتھ تھی۔ جو حضرت خلیفہ اول کی صاحبزادی اور پیر منظور محمد صاحب کی بھانجی۔ اور حضرت اقدس سیدنا مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بہو تھیں۔ اور جن کے بطن سے دو لڑکیاں پیدا ہوئیں۔ اور ایک لڑکا لڑکیوں کے بعد پیدا ہوا۔ جو علاوہ کسی اور تاویل کے تحقق کے خدا کے فعل سے خلافت حقہ ثانیہ میں مصلح موعود کی صداقت کا ایک پہلو لیے ورڈ اینڈ ٹو گرلز کی بشارت کا مصداق پایا گیا۔ اب جب کہ مصلح موعود نے خود ہی پیر منظور محمد صاحب کے بیٹے کے الہامی ناموں کا مصداق اپنے تئیں قرار دیدیا۔ اور خدا کی فعلی شہادت کی تصدیق کی رو سے اپنے اوپر چسپاں کر لیا۔ تو وہ پہلو جو شبہ کی صورت میں بشارات کے متعلق متشابہات کے رنگ میں پایا جاتا تھا خدا کی فعلی شہادات سے بالکل صاف ہو گیا اور ساتھ ہی یہ عقیدہ بھی حل ہو گیا۔ کہ جب سیدنا حضرت محمود ایدہ اللہ ان الہامی ناموں کے مصداق اور مسمے قرار پائے۔ تو منظور محمد سے مراد بھی مسیح موعود کا وجود تھا۔ اور محمدی بیگم سے مراد حضرت اُم المومنین کا وجود جنکی نسبت یہ بشارت تھی۔ کہ ضرور ہے کہ خدا اس لڑکے کی والدہ کو زندہ رکھے۔ جب تک یہ پیشگوئی پوری ہو۔ سو اس پیشگوئی کے مطابق جیسا کہ موعود لڑکا خلافت کے روحانی تولد کی رو سے اس محمدی بیگم سے پیدا ہوا۔ اب اس کی والدہ بھی یعنی حضرت ام المومنین اطال اللہ بقاءہا ان پیشگوئیوں کے ظہور تک زندہ رہیں۔ اور خدا کے فضل سے آج بھی زندہ ہیں۔ بارک اللہ فیہا ولہا وعلیہا:۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس وقت تک مسیح موعود اور نبی ہونے کا دعویٰ کھلے طور پر ظاہر نہیں فرمایا۔ جب تک خدا کی فعلی شہادات سے الہامی بشارات کی تصدیق ظاہر نہ ہوئی۔ اور آئینہ کمالات اسلام وغیرہ کتب میں صاف تحریر فرما دیا کہ قریباً ۱۲ سال تک مجھے الہامی بشارتیں مسیح موعود اور نبی اور رسول ٹھہراتی رہیں لیکن میں نے عجلت سے کام لینا مناسب نہ سمجھا اور الہامی بشارات کی تصدیق کے لئے خدا تعالیٰ کی فعلی شہادات کا منتظر رہا۔ تا محکمات اور متشابہات کی حقیقت پورے طور پر منکشف ہو جائے۔ ایسا ہی توقف سیدنا حضرت محمود ایدہ اللہ نے بھی مصلح موعود کی پیشگوئی کا اپنے تئیں مصداق قرار دینے میں اختیار کیا۔ جماعت کے کئی علماء نے آپ کے اظہار سے پہلے اس پیشگوئی کو آپ پر اپنی تحریروں میں چسپاں کیا۔ لیکن آپ بالکل خاموش رہے۔ اور حضرت مسیح پاک کی طرح نظراً الی التاویل خدا تعالیٰ کی فعلی شہادات کی تصدیق کے منتظر رہے۔ جب پیشگوئی کے انوار ہر پہلو سے چمک اٹھے۔ اور کوئی پردہ خفا باقی نہ رہا۔ اور علاوہ خدا کی فعلی تصدیق کے خدا کے الہام نے بھی آپ کی زبان پر جاری ہو کر تصدیق کر دی۔ تو آپ نے مصلح موعود کی پیشگوئی کی نسبت کھلے طور پر اظہار فرمایا کہ اس کا میں ہی مصداق ہوں۔

## حضرت مصلح موعود کے اصلاحی کارنامے

جس طرح خدا تعالیٰ نے اپنی فعلی شہادات سے حضرت مصلح موعود کے زمانہ خلافت میں جلالی نشانوں کے ذریعہ دنیا کو ویران کرنیوالے عذابوں سے قیامت کا نمونہ ظاہر کر کے آپ کی نسبت عالم کباب کی پیشگوئی پورا کی۔ اور ۱۹۱۴ء سے لیکر اب تک طاعون زلزلے طوفان آب طوفان باد شدت کے قحط اور خشک سالیاں عجیب حوادث قیموں ملکوں اور شہروں اور آبادیوں کو ویران کرنے والی جنگیں اور برباد کر دینے والے بم جن سے دریاؤں اور سمندروں کے پانی اور زمین کی غاروں اور پہاڑوں کی چوٹیوں اور فضاء کی بلندیوں کو خون آلود بنا دیا گیا۔ تا غافل دنیا اپنی غفلتوں کی گہری نیند سے بیدار ہو کر اپنے خالق مالک

خدا کے ہاں اپنے ذوالجلال اور ذوالجبروت خدا کی طرف بھی آنکھ اٹھا کر دیکھے۔ اور سمجھے کہ ؎

عالم کباب گشت کہ دنیا خراب گشت
اکا روز بد نصیب رگو زحساب گشت

دنیا شنیدہ بود کہ نار جہنم است
اکنوں بچشم دید کہ آں بے حجاب گشت

مضمر دریں خرابی عالم نظام نو
از مصلح جہاں کہ براہ صواب گشت

در گوشہ ہائے خلق رسیدہ ندائے حق
انکار آں بصورت قہر و عذاب گشت

بروقت آمد است مسیح خدائے ما
یعنی دراں زماں کہ جہاں خراب گشت

سعیش بعزم و ہمت در عدالت روز و شب
حجت تمام کرد کہ حق بے نقاب گشت

عذرے نماند حیلتے از بہر منکراں
از قوت دلیل عدو لاجواب گشت

اکنوں کہ دور مصلح موعود آمدہ
اں دور بہر مجرماں وقت حساب گشت

ہر سو بہ بیں بلائے ز طاعون و زلزلہ
واز قحط و جنگ آتشیں ہر لی کباب گشتہ

لیکن حشر غم مخور کہ دریں راز مضمر است
تعمیر نو کنند چو کہنہ خراب گشت

لیکن جہاں دنیا ویران ہوتی اور ہو رہی ہے وہاں دین حق اور ملت صدق کی شاندار عمارت کی مضبوط بنیادیں بھی ساتھ ہی ساتھ قائم کی جا رہی ہیں۔ اور وہ اس طرح کہ حضرت مصلح موعود کا اصلاحی پروگرام عزم صمیم اور سعی بلیغ سے جاری ہو چکا ہے۔ آپ کی اصلاحات انواع و اقسام کے کاموں اور کارناموں سے نمایاں اور اطراف عالم کے گوشہ گوشہ میں بے حجابانہ رونما ہو رہی ہیں۔ جن کا ذیل میں بطور نمونہ ذکر کیا جاتا ہے۔

(۱)

جب آپ کی خلافت کے خلاف مولوی محمد علی صاحب نے معہ اپنے ہمخیالوں کے بغاوت کی راہ اختیار کی۔ اور اس بغاوت سے محض عداوت محمود کے باعث حسد اور بغض میں اس قدر بڑھے کہ مرکز سے علیحدگی اختیار کر کے لاہور کو اپنا مرکز بنا لیا۔ اور عہدۂ خلافت کا جو مسیح موعود علیہ السلام کے خلفاء کی خلافت سے تعلق رکھتا ہے انکار کر دیا۔ اور باوجودیکہ حضرت سیدنا نور الدین رضی اللہ عنہ کو آپ کی وفات تک خلیفہ اور مطاع مانتے رہے۔ پھر انکار خلافت سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نبوت سے بھی انکار کر دیا۔ نیز حضرت مسیح اسرائیلی کے بے پدر ہونے کا عقیدہ جسے حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے اپنے عقائد میں داخل فرمایا۔ اس سے بھی انکار کر دیا۔ مگر باوجود ان بغاوتوں مخالفتوں اور عداوتوں کے اس بات کے بھی مدعی کہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اصل تعلیم پر ہم ہی قائم ہیں۔ حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ نے اس فتنہ و فساد کی اصلاح کے لئے اولوالعزمی کے ساتھ علمی دلائل سے کئی کتابوں اور تقریروں اور تحریروں میں ثابت کیا۔ کہ مولوی محمد علی صاحب معہ اپنے ہمخیالوں کے مسیح موعود علیہ السلام کی صحیح تعلیم سے انحراف کر رہے ہیں۔ اور دیدہ دانستہ لوگوں کو مغالطہ میں ڈال رہے ہیں۔ چنانچہ آپ نے کتاب القول الفصل۔ حقیقت نبوت۔ انوار خلافت۔ برکات خلافت وغیرہ کئی کتابیں اور رسالے تحریر فرمائے۔ اور اپنے حق پر ہونے اور مولوی محمد علی صاحب اور ان کے ہمخیالوں کے باطل پر ہونے کو ایسے موثر اور مدلل اور مہذب پیرایہ میں واضح فرمایا۔ کہ غیر احمدی منصف طبع لوگوں نے بھی اس بات کا اظہار کیا۔ کہ جناب مرزا صاحب کی اصل جانشین بلحاظ عقائد اور تعلیم قادیانی جماعت ہی ہے۔ یعنی مرزا محمود احمد اور ان کی جماعت کے لوگ۔ سو یہ پہلی علمی اور اعتقادی اصلاح کا پہلا قدم تھا۔ جو نہایت ہی مضبوطی اور استواری کے ساتھ خدا کے فضل سے حضرت فضل عمر نے اٹھایا۔ ان تحریروں اور تصنیفوں کا اثر بلحاظ رفع فساد یہ ہوا۔ کہ لوگ دونوں فریقوں کی تحریرات کا مطالعہ کرنے کے بعد مولوی محمد علی صاحب کے چکموں سے بچ گئے۔ اور ابتدا میں جہاں پیغام صلح اخبار میں شائع کیا گیا تھا۔ کہ مولوی محمد علی صاحب کے ساتھ غیر مبایعین ۹۵ فیصدی ہیں۔ اور میاں محمود احمد صاحب کے ساتھ ۵ فیصدی حقانی کشش نے وہ معجزانہ اثر دکھایا کہ تھوڑے عرصہ کے بعد ہی پیغام صلح میں پھر اس کے خلاف یہ لکھنا پڑا۔ کہ ۹۵ فیصدی میاں صاحب کے ساتھ اور ۵ فیصدی ہمارے ساتھ ہیں۔ اس سے صفائی کے ساتھ یہ بھی ظاہر ہو گیا۔ اور یہ مسلمہ خصم کہ علمی اعتقادی اصلاح کے علاوہ اتنا جماعت کا فساد میں مبتلا حصہ خدا کے فضل سے حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ کی خلافت سے وابستہ ہو کر اصلاح پذیر ہو گیا۔ اور جو ابھی مولوی صاحب کے ساتھ ہیں وہ وہی ہیں جو نظام سلسلہ سے محض نفس کے بعض اغراض کی بنا پر ذوق فاسد کے ساتھ الگ اور آزاد رہنا چاہتے ہیں تا غیر احمدیوں کے ساتھ تعلقات قائم رکھ سکیں۔ ان سے رشتے ناطے کا تعلق یا جنازے یا چندوں کا باقاعدہ دینے یا نہ دینے سے آزاد رہ سکیں۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وحی جو حقیقۃ الوحی کے صفحہ ۸۶ پر ان الفاظ میں ہے۔ کہ واذا قیل لھم اٰمنوا کما اٰمن الناس قالوا انؤمن کما اٰمن السفھاء الا انھم ھم السفھاء ولکن لا یعلمون واذا قیل لھم لا تفسدوا فی الارض قالوا انما نحن مصلحون۔ اس وحی الٰہی میں کہ مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت میں سے ایک حصہ باوجودیکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم کے مطابق ایمان نہ لانے کے دوسرے مخلص مومنوں کو سفیہ اور بے وقوف قرار دیگا اور خدا تعالیٰ نے تو مسیح موعود علیہ السلام کو اس لئے بھیجا کہ یمیز اللہ الخبیث من الطیب کے رو سے پاک، پلید اور مخلص اور منافق اور مومن اور کافر جدا جدا ہو جائیں لیکن منافق طبع لوگ چاہتے ہیں کہ کافر اور مومن اور منافق اور مخلص جدا جدا نہ ہوں بلکہ آپس میں ملے رہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ضمیمہ تحفہ گولڑویہ میں ایسے فعل کو خالص دودھ کو بگاڑے ہوئے دودھ سے ملا دینے اور خالص کو بگاڑ دینے کے معنوں میں ظاہر فرمایا ہے۔ اور خدا کی وحی نے اسے مفسدانہ فعل قرار دیا ہے۔ پھر تعجب کہ باوجود اس فساد کے دعوے انما نحن مصلحون کیا جاتا ہے۔ کہ ہم ہی اصلاح کرنے والے مصلح لوگ ہیں۔ ایسے مفسد لوگوں کے دھوکوں اور چکموں سے بچانے کے لئے خدا تعالیٰ کسی مصلح کو مبعوث فرما دیتا ہے۔ چنانچہ مولوی محمد علی صاحب خواجہ صاحب۔ ڈاکٹر یعقوب بیگ صاحب ڈاکٹر محمد حسین شاہ صاحب۔ شیخ رحمت اللہ صاحب جو پانچوں ہی صدر انجمن احمدیہ کے ممبر ہونے سے جماعت میں بااثر سمجھے جاتے تھے۔ جب یہ لوگ انما نحن مصلحون کے دعوے کے ساتھ جماعت میں فساد پھیلانے لگے تو خدا نے حقیقی مصلح یعنی مصلح موعود کو بھیجکر ان مفسدوں کے جھوٹے دعوے اصلاح کے مقابل الا انھم ھم المفسدون کی وحی سے اطلاع دے دی کہ یہی لوگ تو مفسد ہیں ہاں مصلح وہ ہے جسے خدا نے مسیح پاک کی وحی میں مصلح موعود قرار دے کر عین وقت فساد ان لوگوں کے مبعوث فرما دیا۔ پس آپ کی مصلحانہ شان کا یہ نمایاں پہلو کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت کی علمی اور عملی طریق سے اصلاح فرمائی آپ کی اصلاح کا یہ وہ مبارک اور بے نظیر کارنامہ ہے۔ کہ جس کی برکات کا سلسلہ قیامت تک ممتد رہے گا۔

(۲)

مسلم اور غیر مسلم کے باہمی فسادات کی اصلاح کے لئے آپ نے ترک موالات۔ نہرو رپورٹ پر تبصرہ رسالہ اسلام رسالہ ورتمان کے جواب سے مسلمانوں کے اندر جہاد کی روح پیدا کر دی۔ ملکانوں کے علاقہ میں ارتداد کی رو چلنے پر جب کہ وہ لوگ اسلام کو ترک کر کے آریوں کے دام فریب اور شدھی کے جال سے ہزاروں آریہ بنائے گئے آپ کی ہمت عالیہ نے اس فساد کی اصلاح فرمائی اور سینکڑوں مبلغین وہاں بھیجکر مرتد شدہ ملکانوں کو دوبارہ اسلام میں واپس لایا گیا۔ بلکہ علاوہ مرتدوں کے دوسروں کو جو اس فساد میں مبتلا ہونے کو تیار تھے بچا لیا۔ اسی طرح مسلمانوں کو اپنی تجارت کرنے اور دوکانیں کھولنے کے لئے تحریک فرمائی اور اس طرح سے انہیں اقتصادی فوائد پہنچا کر انہیں افلاس اور بیکاری کی بلا سے بچا لیا۔

پھر تحریک کشمیر کے معاملہ میں جبکہ کشمیر کمیٹی کے لئے ہندوستان کے بڑے بڑے لیڈر منتخب کئے گئے۔ آپ کو صدر بنایا گیا۔ آپ نے کشمیریوں کی اصلاحات اور ترقی کے لئے وہ انتہا درجہ کی کوشش فرمائی کہ حکومت سے انہیں بہت سے حقوق جو ان کے پامال شدہ تھے۔ اور وہ اپنی بیکسی اور بے بسی کے باعث ان حقوق سے محروم ہو چکے تھے۔ بہمت مردانہ سے دلا کر چھوڑے ؛

(۳)

بادشاہوں کو بھی تبلیغ کی۔ اور تصانیف کے ذریعے سلسلہ احمدیہ سے واقف کیا۔ چنانچہ تحفۃ الملوک شاہ دکن اور نواب بھوپال کو لکھ کر بھیجا گیا۔ دعوت الامیر شاہ کابل امیر امان اللہ خاں کو جو اتمام حجت کے بعد خدا کی گرفت میں اس لئے آ گئے۔ کہ ان کے عہد حکومت میں کئی ایک بے قصور اور بے گناہ احمدیوں کو نہایت سفاکی سے قتل کیا گیا۔ نہ صرف تاج و تخت اور حکومت سے ہی محروم ہو گئے۔ بلکہ اپنے وطن اور ملک سے بھی تحفہ شاہزادہ ویلز سے شہنشاہ ایڈورڈ ہشتم کو سلسلہ حقہ کی تبلیغ پہنچائی۔ پھر تمام قوموں اور ملکوں اور براعظموں میں پیہم اور پے در پے مبلغین تبلیغ کے لئے بھیج کر خدا کا پیغام رسالت پہونچایا۔ جس کے نتیجہ میں جرمنوں اور جاپانیوں وغیرہ ظالموں مفسدوں کی تباہی سے حضرت مصلح موعود کی برکت سے بہت کچھ مفاسد کے دفعیہ کی صورت پائی گئی۔ پھر دنیا نے آپ کو اور آپ کے مبلغین کو شدید سے شدید ترین حملوں سے دکھ دیئے۔ اور جہان آہ غریب سے ویران ہو گیا۔

آہِ غریب کم نہیں غیظ شہ جہاں سے کچھ
جس سے ہوا جہاں تباہ دل کا مرے غبار تھا

(۴)

سلسلہ کے انتظام اور اصلاح کی غرض سے نظارتیں قائم فرمائیں۔ بیت المال اور جانی اور مالی قربانیوں سے سلسلہ کو ترقی دی۔ تحریک جدید سے سلسلہ کی ترقی اور جماعت کی اصلاح کے لئے نگران مقرر کئے۔ تعلیم کو اسقدر بڑھایا۔ اور انتظام کیا۔ کہ تعلیم یافتہ اور مذہبی تعلیم کے رو سے جماعت سے مراد آج زمانہ میں جماعت احمدیہ ہی سمجھی جاتی ہے۔

خدا کے نبیوں اور رسولوں کی عزت اور اسلام کو دنیا میں قائم کرنے کیلئے سیرۃ النبی کے جلسے۔ سیرۃ انبیاء۔ و پیشوایان مذاہب کے ذکر محاسن کے جلسے جن کی بدولت ملک میں اور قوم میں عام طور پر حالات خوشگوار ہو رہے ہیں۔ اور وہ لوگ جو پہلے ایک دوسرے کے پیشوا کی عزت و احترام کی بجائے توہین اور بدگوئی کے عادی اور خوگر تھے ایسے جلسوں کے باعث وہ ان بزرگ اور مقدس ہستیوں کے مداح نظر آتے ہیں۔ یہ اصلاحات جن کے تفصیلی بیانات کیلئے ہزار ہا صفحات بھی کم ہیں۔ بطور نمونہ کچھ عرض کئے گئے ہیں۔

# مصلح موعود



از جناب چوہدری غلام حسین صاحب پی۔ ای۔ ایس پنشنر

## حضرت امیر المومنین کے الہامی نام

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جانشین ہی نہیں۔ آپ کے صلبی فرزند بھی ہیں۔ اور فرزند بھی وہ جو آپ کی صداقت کے بے مثل نشان ہیں۔ حضرت ممدوح نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں بذریعہ الہام

بشارت دی کہ اک بیٹا ہے تیرا
جو ہوگا ایک دن محبوب میرا
کروں گا دور اس مہ سے اندھیرا
دکھاؤں گا کہ اک عالم کو پھیرا
بشارت کیا ہے اک دل کی غذا دی
فسبحان الذی اخزی الاعادی

پھر اس بیٹے کے جو صفاتی نام مثلاً محمود۔ بشیر ثانی فضل عمر۔ مثیل مسیح۔ کلمۃ اللہ۔ نشان رحمت۔ روح الحق۔ روشنی۔ رعد و برق۔ عالم کباب۔ شادی خان الہاماً معلوم ہوئے۔ بتا کر فرمایا کہ وہ سخت ذہین و فہیم اور دل کا حلیم ہوگا۔ اولوالعزم اور پرشوکت ہوگا۔ جلدی جلدی بڑھیگا۔ حسن و احسان میں تیرا نظیر ہوگا۔ اپنے مسیحی نفس سے ناپاک روحوں کو پاک کرے گا۔ اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا۔ نور ہے نور۔ فرزند دلبند۔ گرامی ارجمند۔ مظہر الاول والآخر۔ مظہر الحق والعلیٰ۔ کان اللہ نزل من السماء۔

پھر بزرگان سلف کے بھی ایسے اشارے پائے جاتے ہیں۔ جن سے واضح ہوتا ہے۔ کہ احمد آخر زمان کا یہ جانشین کمال درجے کی رفعت اور شوکت کا مالک ہوگا۔

ہاتھ کنگن کو آرسی کیا ہے۔ یہ ساری صفات حضرت محمود ایدہ اللہ الودود کی ذات میں جمع ہیں۔ ملکہ علم لدنی۔ تعشق باللہ۔ صفائی قلب۔ خلیفہ برحق کے امتیازی نشان ہیں۔ پھر فائز المرامی جو نصرت الٰہیہ کا خاص الخاص نشان ہے آپ کے ہر قدم پہ شامل حال اور رفیق راہ ہے

## مصلح موعود کے متعلق اعتراضات

اہل باطن تو آپ کے کارناموں سے پہچان کر کہہ دیتے کہ مصلح موعود یہی ہیں۔ مگر دوسرے لوگ جو اپنی قیاس آرائیوں کے پیچھے چلتے ہیں اسے خوش اعتقادی کا کرشمہ قرار دیتے اور کہتے ہیں کہ (۱) مصلح موعود ایک ہونا چاہیئے تھا۔ جو صدی کے سر پہ آتا۔ اور یہ صدی جس کے سر پہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام آئے ابھی ختم نہیں ہوئی نہ کوئی دیا فساد رونما ہوا ہے۔ جس سے کسی مصلح کے آنے کی ضرورت محسوس ہو (۲) یہ بھی کہا جاتا ہے کہ مصلح موعود کی پہچان یہ ہے کہ وہ تیموں کو چار کرنے والا ہوگا۔ یہ نشان بھی کسی واضح صورت میں عیاں ہوتا نظر نہیں آتا۔ نہ اس کے معنے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بتائے گئے تھے (۳) یہ بھی کہا جاتا ہے کہ حضرت محمود (ایدہ اللہ بنصرہ العزیز) خود تو کسی ایسے امر کے مدعی نہیں۔ لیکن غور سے کام لیا جائے تو بات صاف ہے پیشگوئی میں لفظ مصلح موعود ہے نہ کہ مجدد موعود۔ مجدد بے شک صدی کے سر پہ آتا ہے۔ مگر مصلح کے لئے وقت کی حدبندی نہیں جب کوئی فساد رونما ہو مصلح آ سکتا ہے۔ پھر عام بول چال میں لفظ مصلح کے معانی کا دائرہ اتنا وسیع ہے کہ اسے ہر شخص (مجدد یا غیر مجدد) جو عند الفساد ظاہر ہو۔ اور اس کی جڑ کو کاٹ کے رکھ دے پا سکتا ہے۔

یہ بھی ضروری نہیں کہ وہ ماموریت کا مدعی ہو بسا اوقات دیکھا گیا ہے کہ اس کے کارنامے اور خصوصی فضائل خود بخود اس کے لئے بول رہے ہوتے ہیں۔ دراصل وہ اپنے مطاع کے بعض فرائض کو ادا کرنے آتا ہے۔ جن کے لئے پہلے موقعہ پیدا نہیں ہوا ہوتا۔

## ضرورت مصلح

رہا فسادات کا سوال سو عیاں راچہ بیاں۔ قرآن مجید میں تیرہ سو برس سے یہ خبر چلی آ رہی ہے (اور چونکہ وقت کا تقاضا تھا۔ اس کی یاد دہانی بھی دوبارہ الہاماً حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو کرا دی گئی) کہ ظہر الفساد فی البر والبحر بما کسبت ایدی الناس سوچنے کا مقام ہے۔ کہ فساد فی البر تو پہلے بھی تھا مگر فساد فی البحر اس زمانہ کی پیدائش ہے۔ بحر خود ایک مجسم خطرہ تھا۔ اور لوگ اسمیں ڈرتے ہوئے اور خدا سے دعائیں مانگتے ہوئے سفر کیا کرتے تھے مگر آجکل خشیۃ اللہ کا مفقود ہے کہ لوگ ہوا میں اڑتے ہوئے بھی خدا کے ڈر کو خاطر میں نہیں لاتے۔ اور فی الحقیقت خشیۃ اللہ کا فقدان ہی ہے جو ہر فساد کی جڑ ہے پس نتیجہ جو کچھ ہوا۔ عیاں ہے۔ کہ (۱) قومی تعصب اتنا بڑھا اور بے حیائی بدلحاظی اور بے باکی نے اتنی ترقی کی ہے کہ کینے کے جوش میں آ کر دوسروں کے پیشواؤں کو کوسنا اور انہیں نازیبا لفظوں میں یاد کرنا ایک قومی کارنامہ اور جوہر سمجھا گیا ہے (۲) طرفہ یہ کہ جو ہستی دنیا کی سب سے زیادہ محسن اور ہمدرد تھی (یعنی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جن کے عدیم المثال احسانوں کے نیچے دبی ہوئی دنیا کو تیرہ سو برس تک مجال نہ ہو سکتی تھی۔ کہ اس کے ادنیٰ خادم کی طرف بھی نظر اٹھا کر دیکھے) اس پاک ہستی کو ناپاک حملوں کا نشانہ بنا دیا گیا۔ (۳) پھر جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صحیح شان کو پیش کیا۔ اور ان تیرہ باطنوں کو زجر کیا۔ تو ان کی تعلیمات کو ابھی پورا نشو و نما حاصل نہیں ہوا تھا۔ کہ (۴) ان کی اپنی شان خطرے میں پڑ گئی۔ اور انہیں بہتان کے طور پہ حضرت خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم سے ہمسری کا دعویٰ رکھنے والا جتایا جانے لگا۔ جس سے دشمن تو درکنار بعض دوستی کا دم بھرنے والوں نے بھی افراط و تفریط میں پڑ کر فساد کی خلیج کو چوڑا کر دیا۔ (۵) پھر اسی پہ بس نہیں۔ ان کی خلافت کے صحیح مفہوم کو بگاڑ کر ان کے خلفا اور اہل بیت پہ اس طرح حملے کئے گئے جیسے کبھی ایام پیشین میں خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت اور خلفاء پہ حملے ہوئے تھے۔ (۶) پھر شعائر اللہ کی تعظیم و تکریم کو اور تعلیمات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مٹانے کی کوشش کی گئی۔ اور (۷) سرفروشان حضرت کبریا کو ایسی ایسی اذیتیں پہونچائی گئیں کہ ان کی روحیں بجناب رب العزت بے ساختہ پکار اٹھیں کہ متیٰ نصر اللہ

پس غور کا مقام ہے۔ کہ اگر ایسے آڑے وقت میں مصلح موعود کی ضرورت نہ تھی۔ تو پھر کب ہوتی آگ تو آج لگ رہی ہو۔ اور بجھانے والا سو سال یا کئی سو سال بعد آئے۔ کیا یہ قرین مصلحت ہے؟ یعنی باپ کے لگائے ہوئے باغ تو آج سوکھ رہے ہوں۔ اور بیٹا سو سال بعد آ کے ان کی سیرابی کا انتظام کرے۔ مصلحت تو اسی میں ہے کہ آنے والا معاً بعد آ جائے۔ اور برائیوں کو آ کے فوراً دور کر دے۔

قرآن مجید میں آتا ہے ان الذین آمنوا وعملوا الصلحت لھم جنت تجری من تحتھا الانھار۔ جس سے ظاہر ہے کہ ایمانیات کے ساتھ ساتھ عمل صالحات کا وجود پذیر ہو جانا ایسا ہی ضروری ہے جیسے باغوں کے لئے انہار جاریہ کا وجود ضروری ہے۔

(نوٹ۔ ایمان اور صالحات میں ویسے بھی باپ بیٹے کا سا تعلق ہے۔ ایمان سے ہی اعمال صالحات پیدا ہوتے ہیں

اور صالحات ہی سے ایمان کی یادگاریں قائم رہ سکتی ہیں۔ پس فرائض کی اہمیت کے لحاظ سے بیٹے کو باپ سے جدا کرنا اپنے دین کے پیروں پر کلہاڑی چلانا ہے۔ خصوصاً جب دونوں روح القدس کی تائید سے کام کر رہے ہوں۔ یہود نے عزیر کو اور نصاریٰ نے عیسیٰ ؑ کو خدا کا بیٹا قرار دیکر اپنے اپنے دین کی جڑ اکھیڑ دی۔ تین اقانیم ایسے بے جوڑ جو جنسیت میں ایک دوسرے سے بالکل جدا ہیں۔ کہاں بندہ۔ کہاں خدا کہاں روح القدس۔ فتدبر۔

## تین کو چار کرنے سے مراد

یہ صحیح ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر تین کو چار کرنے کے راز سربستہ کو اس عالم شہود میں نہیں کھولا گیا۔ مگر اس کا یہ مطلب نہیں۔ کہ یہ کبھی کھلے گا ہی نہیں۔ اگر ایسا ہی ہونا ہوتا۔ تو الہاماً ظاہر ہی نہ کیا جاتا۔ بات یہ ہے۔ کہ راز اپنے وقت پر آ کے کھلا کرتے ہیں۔ اور وہ بھی جب اللہ تعالےٰ چاہے تو۔ میں ایک عرصہ اس بارے میں غلطان و پیچاں رہا۔ اور مضطربانہ دعائیں کرتا رہا۔ آخر ایک رات حضرت مسیح موعود علیہ السلام خواب میں ملے اور بڑی تسلی دے کر عقدہ کشائی فرما دی۔ خلاصہ حسب ذیل ہے:۔

"امت محمدیہ کے لئے چار انعام مقدر ہیں۔ نبوت۔ صدیقیت۔ شہیدیت اور صالحیت قرآن مجید میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مثلاً (فضائے نبوت کا) سراج یعنی سورج کہا گیا ہے۔ اور اسی قبیل سے انبیائے سابقین کو بروج (یعنی ایسے وجود جن کی روشنی سورج کے آنے پر معدوم ہو جاتی ہے) اور چودھویں صدی ہجری کے مجدد کو بدر کامل۔ پھر بدر کامل میں تین صفات ہیں۔ جو اسے باقی ستاروں سے ممتاز کرتی ہیں۔ اول خود بے نور ہونا اور نور کے حصول کے لئے سورج کی غلامی کرنا اور اس کی ذات میں فنا ہونا اور اس کا ہمشکل ہو کر اس قابل ہو جانا کہ اس کے جسم کے ہر حصے سے نور کو لیکر زمین والوں پر منعکس کرے۔ (پہلی صورت میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اپنے متعلق الفاظ "وہ ہے میں چیز کیا ہوں بس فیصلہ یہی ہے" قابل غور ہیں۔ دوسری صورت میں من ہمانم من ہمانم من ہماں کا بروزی دعویٰ ملاحظہ ہو)

تیسری صفت تنویری اثرات یعنی متشابہ یا مشترکہ نام لیواؤں کا پیدا کرنا ہے۔ جو شہیدیت کے مترادف ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خصوصیت سے ان تینوں صفات کو بطور اپنے اعجاز کے پیش فرمایا ہے۔ یعنی اول مکالمہ و مخاطبہ الٰہیہ و قبولیت دعا کو۔ دوسرے علم لدنی۔ تفسیر نویسی اور قلم کے زور کو۔ تیسرے اپنی اولاد کو۔

متذکرہ بالا چار انعاموں کے افاضہ عامہ کا تو کسی کو انکار نہیں۔ امت کا ہر فرد تھوڑا بہت علی قدر مراتب ان سے حصہ لے رہا ہے۔ مگر مورد اتم کے لئے ضروری ہے۔ کہ انتخاب ہو۔ اور اس کے لئے چوٹی کے اشخاص لئے جائیں۔ پس عیاں ہے۔ کہ پہلے تین مقامات کا مورد اتم چودھویں صدی کے امام کے سوائے اور کوئی نہیں ہو سکتا۔ یعنی نبوت صدیقیت شہیدیت کے انعامات کو بدرجہ اتم حاصل کرنیوالے حضرت اقدس مرزا صاحب ؑ خود ہیں۔ رہا چوتھا انعام صالحیت کا سو عقل کا تقاضا ہے۔ کہ وہ کسی ایسے شخص کے حصے میں آنا چاہیئے۔ جو ان کا اگر بیٹا ہو۔ تو باپ کے معاً بعد آکر صالحات کی نہروں کو فوراً چلا دے۔ اور اپنے باپ کے لگائے ہوئے باغوں کو فوراً سیراب کر دے۔ اس مقام کو سوائے حضرت محمود ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے اور کوئی نہیں پا سکا۔ وہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے معاً بعد آئے۔ اور آپ کے لگائے ہوئے پودوں کو سیراب کرنا شروع کر دیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا تھا۔ کہ ؎

هم یذکرونک لاعینین و ذکرنا
فی الصالحات تعدّ بعد فناء

(انجام آتھم صفحہ ۲۶۹)

اسی طرف اشارہ تھا۔ کہ ہمارا ذکر ان صالحات میں ہوگا۔ جو ہماری موت کے بعد معاً تیار ہو کر آجائے گی۔ اس سے ثابت ہو گیا۔ کہ مصلح موعود صرف حضرت محمود ہی ہیں۔ جو صالحات کی نہروں کے چلانے والے بنے ہیں۔ اور امت محمدیہ میں صالحیت کے انعام کے مورد اتم ہوئے ہیں ؎

این سعادت بزور بازو نیست
تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

## دعویٰ کے ساتھ ثبوت

منہ سے کئی دعویدار بنیں گے۔ مگر ہم کہتے ہیں۔ دعوے کے ساتھ ثبوت چاہیئے۔ بتایا جائے۔ کہ (۱) وہ کون ہے جسے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا صلبی بیٹا ہونے کا شرف حاصل ہے۔

(۲) وہ کون ہے جو حسن و احسان میں آپ کا نظیر بلکہ بقول حضرت نعمت اللہ ولی ان کی یادگار بن رہا ہے فرماتے ہیں۔ ؎

دور او چوں شود تمام بکام ؛ پسرش یادگار مے بینم

(۳) وہ کون ہے۔ جس نے رودر گوپال (یعنی بدکشی اور نیک پرور) باپ کا بیٹا ہو کر عمانوایل (یعنی بدکشی اور نیک پرور) ہی الہامی نام پایا ہے۔

(۴) وہ کون ہے۔ جس نے ان پیشگوئیوں کو پورا کیا ہے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لئے مختص بالذات تھیں۔ مثلاً دمشق میں عند المنارۃ البیضاء نزیل ہونا۔ حج میں روحا کے مقام سے احرام باندھنا۔ لندن میں سفید پرندے پکڑنا۔ اسی کے وقت میں قومی جنگوں کی آگ کا نازل ہونا۔ اور اس آگ کے ذریعہ بدمزہ دنیا کو کباب سے مزیدار بنا دیا جانا (یہ آگ ۱۹۱۴ء میں شروع ہوئی جو حضرت محمود ایدہ اللہ کے مسند خلافت پر آنے کا وقت تھا)

(۵) ہر قسم کے مکذبین اب سطح زمین پر جمع ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیم میں ہر رسول کی لائی ہوئی تعلیم شامل ہے۔ پس وہ کون ہے۔ جو ہر رسول کی تعلیم کو زمین کے کناروں تک پہنچا کر "فخر رسل" الہامی نام پانے کا مستحق ہو رہا ہے۔ ان سب کا جواب ایک ہی ہو سکتا ہے۔ کہ "حضرت محمود" ایدہ اللہ بنصرہ العزیز۔

(۶) پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کشف میں مسجد کی دیوار پر نام "محمود" لکھا ہوا دیکھا تھا۔ جس کی تعبیر یہ ہے کہ حضرت محمود ایسے لوگوں پر تسلط پائینگے جو دیندار کہلا کر اس کی آڑ میں دین کی تباہی کے درپے ہونگے۔ کیا کوئی اور ہے۔ جس نے یہ تسلط پایا ہو۔

## مصلح موعود ہونے کا دعویٰ

کہا جاتا تھا۔ کہ حضرت محمود ایدہ اللہ خود تو دعویٰ نہیں کرتے۔ تم لوگ انہیں خواہ مخواہ بڑھا رہے ہو۔ مگر لیجیے۔ جنوری ۱۹۴۴ء میں آپ نے دعویٰ کر دیا۔ اور ہوشیارپور میں اس کا جلسہ ہوا۔ شاید اس جلسے سے ایک دن پہلے یا پیچھے کی بات ہے۔ کہ میں نے خواب میں دیکھا۔ دو پہاڑیاں شرقاً غرباً واقع ہیں۔ میں خدام الاحمدیہ کے ساتھ جن میں میرا لڑکا عبدالشکور بھی شامل ہے۔ شرقی پہاڑی پر کھڑا ہوں۔ خدام نے دونوں پہاڑیوں کے درمیان ایک سفید رنگ کی سڑک بنا ڈالی ہے۔ جو ایک میدان میں سے ہو کر گذرتی ہے۔ اور خوب چمک رہی ہے۔ پہلے ہم سب شرقی پہاڑی پر جمع ہیں۔ پھر یک لخت سارے کے سارے غربی پہاڑی پر چلے گئے ہیں۔ شرقی پہاڑی پر میں اکیلا رہ گیا ہوں۔ اور خدام احمدیہ کی طرف منہ کئے کھڑا ہوں۔ اور وہ قطاروں میں ایسے ہو گئے ہیں۔ جیسے مہارنی کے لئے لڑکے استاد کے سامنے کھڑے ہوتے ہیں۔ میں دیکھتا ہوں۔ کہ میری صورت بدل کر بعینہٖ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صورت ہو گئی ہے۔ اور میں سمجھتا ہوں۔ کہ بالکل وہی ہوں۔ اور اس پہاڑی سے بلند سریلی آواز میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے شعر کا ایک مصرعہ عقیدت سے بولتا ہوں۔ جسے سارے خدام دوہراتے ہیں۔ اس سے فضا خوب گونج رہی ہے۔ اور بے حد خوشی اور انبساط کا سماں ہے۔ اسی دوران میں آنکھ کھل گئی تو دیکھا۔ کہ میرے جسم کا ہر رگ و ریشہ خوشی میں لرز رہا ہے۔ وہ شعر یہ تھا:۔ ؎

نگاہ رحمت جاناں عنایتہا بمن کردا است
دگرنہ چو منے کے یابد این رشد و سعادت را

اس سے ظاہر ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی روح حضرت محمود ایدہ اللہ کے دعویٰ مصلح موعود پر عالم برزخ میں نہایت خوش ہے۔

## مصلح موعود کی جاری فرمودہ اصلاحات

اصلاحات بے شمار ہوئی ہیں اور ہو رہی ہیں۔ نتائج بعض کے نکل آئے ہیں۔ بعض کے ابھی باقی ہیں۔ جب گنجائش اخبار میں صرف چند ایک کا مشتے نمونہ از خروارے ذکر کر دیتا ہوں۔ تاکہ معلوم ہو۔ کہ وہ شخصیت جس کے ہاتھ سے یہ اصلاحات وقوع پذیر ہوئی ہیں۔ کتنی بڑی ہے:۔

(۱) مقام محمود اس فتح عظیم کا نام ہے۔ جو بعد از ذم حاصل ہو۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے وعدہ ہے۔ کہ آپ کو مقام محمود پر کھڑا کیا جائیگا۔ ومن اللیل فتہجد بہ نافلۃ لک عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محمودا (سورہ بنی اسرائیل) پہلی بار تو یہ وعدہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت اولیٰ میں فتح مکہ کے بعد پورا ہوا۔ پھر بعثت ثانیہ میں جب اس صدی میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات پاک پر سفیہانہ حملے ہوئے۔ تو حضرت محمود ایدہ اللہ نے اپنی جماعت کو پہلے قرآن الفجر اور تہجد باللیل کی طرف متوجہ کیا۔ پھر سیرۃ النبی کے جلسے کرا کر کفار کے ہاتھ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مدح سرائی میں اتنا لٹریچر جمع کرا دیا۔ کہ پہلے کبھی نہیں ہوا تھا۔ اس طرح اللہ تعالیٰ کا وعدہ بھی پورا ہو گیا۔ اور وسیلہ اور فضیلت کے مراتب کے عطیے کے لئے جو ہر مسلمان روزانہ پنج بار اذان کے بعد دعا مانگا کرتا تھا۔ وہ بھی تبلیغ عامہ اور تنظیم جماعت کی صورت میں پوری ہو گئی۔

(۲) قومی تعصب نے ہر مذہب کے پیشوا کی شان کو گرا رکھا تھا۔ مگر حضرت مصلح موعود نے ان کی سیرت پر بھی جلسے کرانے شروع کر دیئے۔ جس سے اہل عالم میں قومی یگانگت کے خوشگوار نتائج پیدا ہو رہے ہیں۔ اور دنیا میں اتحاد اور

اتفاق کی صورت پیدا ہو گئی ہے

(۳) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صحیح شان آپکی خلافت کی صحیح حیثیت، کھوئی جا رہی تھی، نیز آپکی آخری وصیت (جو مقبرہ بہشتی کے متعلق تھی) اور دیگر شعائر اللہ کی تکریم کو مٹایا جا رہا تھا انہیں ایک جہاد کبیر کے بعد پھر قائم فرمایا۔ اور آئندہ آنی نسلوں کو تعر ضلالت میں پڑنے سے بچا لیا۔

(۴) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیمات بھی اُڑ چکی تھیں۔ انہیں حضرت ممدوح نے ایک کشف کے موافق تفسیر کبیر نامی کتاب کے ذریعے محفوظ کر لیا اور انہیں شیطان کی دست برد سے بچا لیا

(۵) تحریک جدید کے اجرا سے تبلیغ اسلام کی راہوں کو بہت مضبوط کیا۔ کہ ان کا دنیا کے کناروں تک ہی زمانہ پہنچنا آسان ہو گیا۔ بیرون و اندرون ہند اور یورپ اور افریقہ اور فلسطین کے مشہور مقامات میں مساجد اور دیگر احمدیہ مراکز کا قیام شاہد ہیں۔ کہ موعود خلیفۃ المسیح ہی مصلح موعود ہیں جنکی بابت پہلے خبر دیگئی تھی

(۶) ہجری شمسی ایک مخلوط سنہ ایسا جاری فرمایا جس سے کئی ایک تواریخی الجھنیں دور ہو گئیں۔ شاید دنیا میں پہلی مثال ہے۔ جمع

# اُردو تبلیغی لٹریچر!

| | |
|---|---|
| ہمارے رسول اکرمؐ کی پیاری باتیں | ۱-۰-۰ |
| پیارے امام کی پیاری باتیں | ۱-۰-۰ |
| اسلامی اصول کی فلاسفی | ۰-۸-۰ |
| نماز مترجم باتصویر | ۰-۴-۰ |
| " " بڑی سائز | ۰-۴-۰ |
| ملفوظات امام زمان | ۰-۴-۰ |
| ہر انسان کو ایک پیغام | ۰-۴-۰ |
| اہل اسلام کسطرح ترقی کر سکتے ہیں | ۰-۲-۰ |
| دونوں جہان میں فلاح پانیکی راہ | ۰-۲-۰ |
| تمام جہان کو چیلنج مع ایک لاکھ روپے کے انعامات | ۰-۲-۰ |
| احمدیت کے متعلق پانچ سوالات | ۰-۰-۰ |
| مختلف تبلیغی رسالے | ۱-۰-۰ |

جملہ پانچ روپے کا سٹ مع ڈاک خرچ چار روپے میں پہنچا دیا جائیگا۔

۲-۸-۰ کی کتب دو روپیہ میں پہنچا دی جائیں گی :-

**عبد اللہ الٰہ دین سکندر آباد دکن**

# دنیائے طب کا ایک خاص الخاص مرکب — سونے کی گولیاں (رجسٹرڈ)

یہ وہ عجیب چیز ہے۔ کہ ایک ایک شخص سو سو روپیہ کی یک وقت خرید تا ہے اور بعض اوقات چار پانچ یا پانچسو گولی کا ایک ایک آرڈر ہوتا ہے۔ یہ نایاب گولیاں کشتہ سونا۔ کشتہ چاندی۔ کشتہ مروارید کشتہ ابرک سیاہ سوبیٹھی۔ وغیرہ کشتہ جات سے تیار ہوتی ہیں۔ پیشاب کی جملہ امراض فاسفیٹ۔ اوپٹ البیومن۔ شکر کا قلع قمع کرتی ہیں۔ جملہ کمزوریوں کو جڑ سے اکھیڑ تی ہیں۔ زائل شدہ طاقت کو بحال کر کے جسم کو فولاد کی طرح مضبوط بنا دیتی ہیں۔ جس نے بھی انہیں استعمال کیا۔ اس کو ان کی تعریف میں بے حد رطب اللسان پایا۔ نسوانی امراض مثلاً لیکوریا وغیرہ میں بھی یہ گولیاں یکساں مفید ہیں اس سے بہتر ٹانک آپکو میسر نہیں آ سکتی۔ قیمت ایک روپیہ کی پانچ گولیاں :-

**منیجر طبیہ عجائب گھر (رجسٹرڈ) قادیان**

# طبیہ عجائب گھر کا ایک خاص تحفہ

**سرمہ جواہرات ہیرا** آنکھوں کے لئے اکسیر ہے۔ آنکھوں کے باریک اعصاب کو مضبوط کرتا ہے۔ بینائی کو روز بروز بڑھاتا ہے۔ اس میں زمرد۔ یاقوت۔ نیلم۔ سچے موتی۔ عقیق۔ فیروزہ۔ صدف۔ مروارید۔ لاجورد شامل ہیں۔ جنکو قلمی شورہ کے تیز آب میں رکھنے کے بعد کلھتی میں ۲۴ گھنٹے آگ دیکر مدبر کیا جاتا ہے۔ اور سرمہ کو ترپھلہ کے پانی میں سات بار بجھاؤ دے کر سرس کے ڈنڈے میں رکھ کر ۲۴ گھنٹے آگ دی گئی ہے۔ جتنا سرمہ ہے۔ اس سے نصف وزن کے جواہرات ڈالے گئے ہیں۔ اس سرمہ کا تیار کرنا اس قدر مشکل کام ہے۔ کہ ہمارے ہاں کے سوا آپ کو کسی دوسری جگہ سے یہ نہ مل سکے گی۔ قیمت چھ ماشہ کی شیشی چار روپے تین ماشہ دو روپے چار آنہ

**منیجر: طبیہ عجائب گھر قادیان**

# چین سے دو خط

انڈین ایجنسی جنرل
چنگ کنگ چین
۲۲ جولائی ۱۹۴۲ء

...... مجھے کچھ عرصے سے گردن پر ایک قسم کی تکلیف ہے دانے سے ہیں جن کی وجہ سے خارش بہت ہوتی ہے نشانات تو رنگ ورم سے ملتے جلتے ہیں۔ مگر باوجود انگریزی علاج کے افاقہ نہیں ہوا۔ "الفضل" میں آپ کی دوائی "دل روز" کا اشتہار دیکھ کر خیال ہوا کہ اسے بھی استعمال کر دیکھوں ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ شفا دے کیا آپ مہربانی فرما کر ایک ٹی شیشی "دل روز" مندرجہ بالا پتہ پر بذریعہ پارسل روانہ کر سکتے ہیں......

ن-ا-خ میجر

انڈین ایجنسی جنرل
چنگ کنگ چین
۲۵ اگست ۱۹۴۲ء

...... گذشتہ ہفتہ کی ڈاک میں آپ کی ارسال کردہ "دل روز" کی شیشی ملی۔ شکریہ! مجھے دس سال کے عرصہ سے یہ تکلیف تھی ہر قسم کی دیسی و انگریزی ادویات استعمال کیں مگر کچھ بھی افاقہ نہ ہوا۔ "دل روز" کو صرف چھ دن لگانے کے بعد تمام شکایت جاتی رہی۔ کاش! مجھے پہلے ایسے تیر بہدف علاج کا علم ہوتا......

ن-ا-خ
میجر

**دل روز** (رجسٹرڈ) تمام لاعلاج جلدی امراض

ہر قسم کے پھوڑے پھنسی لاہوری پھوڑے مغلائی پھوڑے ناسور بھگندر۔ بال توڑ۔ داد چنبل۔ خارش گنج خنازیر۔ کھجلی۔ گلٹی۔ رسولی۔ ماسخورہ۔ چنڈی۔ مستہ مہاسہ درد۔ جلن سوجن چوٹ۔ نئے اور پرانے زخم اور زہریلے جانوروں کے کاٹے اور ڈسے کا بیضرر اور تیر بہدف علاج ہے۔

**چیر پھاڑ اور مرہم پٹی سے نجات دلاتی ہے**

قیمت فی شیشی
دو روپیہ — ایک روپیہ — آٹھ آنہ

سنہ ۱۹۰۴ء سے استعمال میں ہے

ہر مشہور دوا فروش سے طلب کریں

**حکیم طاہر الدین اینڈ سنز دلّی دروازہ فیروز پور روڈ لاہور پنجاب**

# ہمدرد نسواں

حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کا تجربہ فرمودہ نسخہ اٹھرا کے مریضوں کیلئے نہایت مجرب و مفید ہے

قیمت فی تولہ ایک روپیہ چار آنہ عـــہ
مکمل خوراک گیارہ تولہ بارہ روپے عـــہ

ملنے کا پتہ

**دواخانہ خدمتِ خلق قادیان**

# ایک نہایت ضروری اطلاع

جملہ احباب کی اطلاع کیلئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ طبیہ عجائب گھر (رجسٹرڈ) کی مندرجہ ذیل ادویہ کے نام گورنمنٹ آف انڈیا سے رجسٹرڈ ہیں۔ (۱) سرمہ جواہر (۲) الاماں محافظ شباب گولیاں (۳) سونے کی گولیاں (۴) روح نشاط۔ اسلئے کوئی صاحب اپنی کسی دوا کا نام نہ رکھیں۔ ورنہ وہ اپنے نقصان کے خود ذمہ دار ہوں گے۔

**منیجر طبیہ عجائب گھر قادیان**

اور نسوان کے لئے لجنہ اماء اللہ قائم کر دیا۔ اور ہر ایک اپنی اپنی ترقی کی راہ پر گامزن ہے۔ (۸) مجلس مشاورت کے قیام سے نظام جماعت کو مضبوط کر دیا۔ (۹) لندن میں راؤنڈ ٹیبل کانفرنس کے موقعہ پر مسلمانان ہند کی بر موقع راہنمائی کی۔ اور ایسی صحیح لیڈری کی کہ وہ ما بعد کے سیاسی گڑھوں سے بچ گئے۔ اور انکے سلیم الفطرت طبقہ نے تشکر اور امتنان کا اظہار کیا۔

# تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

**دہلی ۱۵ فروری۔** کل ۸½ بجے رات والسرائے ہند دہلی سے خوراک کی حالت کے بارے میں ایک تقریر نشر کریں گے۔ جو سب سٹیشنوں سے سنی جا سکے گی۔

**لنڈن ۱۵ فروری۔** عظمائے خمسہ نے اتحادی اقوام کی مجلس میں قحط کے اثرات بد سے دنیا کو محفوظ رکھنے کے لئے جو ریزولیوشن پیش کیا تھا۔ وہ بالاتفاق پاس ہو گیا۔ کل ہندوستانی نمائندہ سر راما سوامی مدالیئر نے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ اس جنگ کے زمانہ میں ہندوستان نے غیر ممالک کو ہر قسم کی خوراک بہم پہنچانے کی سر توڑ کوشش کی۔ اور کپڑے وغیرہ سے بہت مدد کی۔ اب جبکہ ہندوستان پر مصیبت آن پڑی ہے۔ دوسرے ممالک کا فرض ہے۔ کہ اس کی مدد کریں۔ جہاں تک ہو سکا۔ ہندوستان کم سے کم مطالبات پیش کرے گا۔

**واشنگٹن ۱۵ فروری۔** امریکہ کا سٹیٹ ڈیپارٹمنٹ ہندوستان کے غذائی معلومات کو نہایت تندہی سے فراہم کر رہا ہے۔ تاکہ ہندوستانی وفد کے واشنگٹن پہنچنے پر خوراک کی حالت کو بہتر بنانے کے لئے فوری اقدامات کئے جا سکیں۔

**کلکتہ ۱۵ فروری۔** کل رات سے کلکتہ میں امن ہے۔ آہستہ آہستہ آمد و رفت شروع ہو رہی ہے۔ اکا دکا گاڑیاں بھی دیکھنے میں آ رہی ہیں۔ کل ڈمڈم میں مظاہرین نے ایک لاری پر حملہ بول دیا۔ پولیس نے موقعہ پر پہنچکر انہیں منتشر کرنے کی کوشش کی اور گولی چلائی۔ جس سے ایک آدمی ہلاک اور کئی زخمی ہو گئے۔ اس وقت تک کل ۴۱ آدمی مر چکے ہیں۔ ۴۷۲ ہسپتالوں میں زیر علاج ہیں۔ اور ۲۵۱ کو خفیف ضربات پہنچی ہیں۔

**کلکتہ ۱۵ فروری۔** کل رات مسٹر جناح نے کلکتہ جاتے ہوئے الہ آباد سٹیشن پر ایک تقریر کی۔ جس میں بتایا۔ کہ آپ کو صرف ان امیدواروں کو ووٹ دینے چاہئیں۔ جنہیں مسلم لیگ پارلیمنٹری بورڈ نے نامزد کیا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہوگا۔ کہ آپ پاکستان کے قیام کے حق میں ووٹ دے رہے ہیں۔

**لدھیانہ ۱۴ فروری۔** ٹاؤن ہال کے زنانہ پولنگ سٹیشن میں فساد ہو گیا۔ تین احراری عورتیں مجروح ہوئیں۔

**نئی دہلی ۱۴ فروری۔** ہندوستانی قومی فوج کے دوسرے کورٹ مارشل نے جو کپتان برہان الدین کے مقدمہ کی سماعت کر رہا ہے۔ حکم دیا ہے۔ کہ ملزم کا ریکارڈ پیش کیا جائے۔ اس کا مطلب یہ ہے۔ کہ ملزم کو مجرم گردان لیا گیا ہے۔

**لاہور ۱۴ فروری۔** ریلوے پولیس کے ایک سب انسپکٹر نے لاہور ریلوے سٹیشن پر ایک نوجوان عیسائی عورت کو گرفتار کیا۔ وہ لکھنؤ سے لاہور آنے والی ٹرین کے سیکنڈ کلاس میں سوار تھی۔ پولیس نے اس کے سامان کی تلاشی لی۔ تو اس میں سے ایک من ۵ سیر افیون برآمد ہوئی۔

**لاہور ۱۴ فروری۔** پنجاب گورنمنٹ نے تمام سیکیورٹی قیدیوں اور سزایاب سیاسی اسیروں کو جن میں اکثر کو عمر قید کی سزائیں ملی تھیں۔ رہا کرنے کے احکام صادر کر دیئے ہیں۔ ایسے قیدیوں کی تعداد سولہ ہے۔ حکومت نے قریب قریب تمام جلاوطنی کے احکام منسوخ کر دیئے ہیں۔